خوشبویات اور ادویہ میں الکوحل کا استعمال

تحقیق مزید

مفتی محمد رفیق الحسنی

اعوذبالله من الشيطن الرجيم . بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى رزقنا من الطيبات من الماكولات والمشروبات وقال كلوا من الطيبات واعملوا صالحا و امتن علينا بقوله ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكر ا و رزقا حسنا والصلوة والسلام على من بين الحرام والحلال وقال حين سئل عن البتع اشربا ولا تسكرا وعلى آله واصحابه الذين روى عنهم فى المشروبات والماكولات ما فيه شفاء لمن اجتهد واستشفى.

اما بعد

ماہنامہ فقہ اسلامی کی جانب سے قائم ایک مجلس مذاکرہ میں الکحل آمیز ادویہ اور پرفیوم کے متعلق میں نے کہہ دیا تھا کہ ان کا استعمال جائز ہے لیکن اس وقت تک اس مسئلہ میں شرح صدر نہیں تھا۔ مجلّہ فقہ اسلامی کے قارئین سے ہمارے ایک نہایت شفیق مربی نے کرم فرمایا اور بذریعہ خط متنبہ فرمایا کہ آپ نے جو کچھ مجلس مذاکرہ میں کہا ہے وہ غلط ہے، آپ اس سے رجوع کریں۔ چونکہ قبل ازیں اس مسئلہ کو تفصیل سے نہیں دیکھا تھا، خط پڑھ کر شدید تردد ہوا کہ شاید غلطی ہوگئی ہے، حقیقت حال جاننے کے لئے کتب احادیث و تفاسیر اور کتب فقہ کا مطالعہ شروع کر دیا، مطالعہ سے الحمد للہ شرح صدر کے ساتھ اطمینان حاصل ہوا کہ جو کچھ کہا تھا بالکل صحیح کہا تھا اور صحیح ہے، قدیم فقہاء کا یہی موقف تھا اور نقل اور عقل کے مطابق یہی فتویٰ ہونا ضروری ہے کہ الکحل آمیز ادویہ اور پرفیومز اور دیگر بیسیوں اشیاء کا استعمال جائز ہے۔ ورنہ صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ کے اکثر افراد کو فاسق تسلیم کرنا پڑیگا۔ العیاذ باللہ۔

خط لکھنے والے مشفق بزرگ کا نہایت شاکر ہوں کہ ان کے خط کی وجہ سے اس مسئلہ میں

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

اطمینان تک پہنچنا نصیب ہوا۔ اللہ تعالی ان کا سایہ تلطف تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

میں نے الکحل کی کتب کے حوالہ سے جو کچھ سمجھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) دستیاب الکحل کا قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے اس لئے ہر وہ چیز جس میں الکحل سے قلیل مقدار کی آمیزش کی گئی ہے وہ بھی حلال اور طاہر ہوگی لہذا الکحل آمیز ادویہ اور پرفیومز اور اس قسم کی دیگر اشیاء حلال اور طاہر ہوں گی۔

(۲) الکحل خمر نہیں ہے اس لئے اس کا عین نجس نہیں ہے۔ س بات پر امت کا اجماع ہے کہ خمر انگوروں کے کچا شیرہ سے ہی بنتا ہے اور الکحل بیسیوں اشیاء سے تیار کیا جاتا ہے اور پختہ ہوتا ہے اس لئے اس کی بیسیوں اقسام میں الکحل کی بعض اقسام مشروب ہوتی ہیں اور بعض غیر مشروب ۔الکحل آجکل سیکڑوں اشیاء میں استعمال ہو رہا ہے اور امت مسلمہ ان اشیاء کو استعمال کر رہی ہے۔(اس کی تفصیل اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں گے)۔چونکہ الکحل خمر نہیں ہے اس لئے اس کا عین نجس نہیں ہے اور غیر مسکر مقدار طاہر اور حلال ہے۔

(۳) قدیم مشروبات ''العصیر'' اور ''نقیع التمر'' اور ''نقیع الزبیب''جن کی تعریفات اس مقالہ کے آخر میں دی گئی ہیں، اگرچہ ان کا منکر کافر نہیں ہوتا لیکن بعض علماء نے احتیاطاً ان تینوں مشروبات کو حرام اور نجس العین فرمایا ہے لیکن الکحل ان تینوں مشروبات محرمۃ کا بھی غیر ہے کیونکہ مذکورہ تینوں مشروبات انگوروں اور کھجوروں سے تیار کئے جاتے ہیں اور الکحل صرف انگوروں اور کھجوروں سے تیار نہیں ہوتا بلکہ دیگر بیسیوں اشیاء سے بھی تیار ہوتا ہے۔ جب الکحل مذکورۃ مشروبات کا عین نہیں تو اس کا غیر مسکر قلیل حصہ طاہر اور حلال ہوگا۔

(۴) الکحل کا نشہ آور مقدار بالاتفاق حرام ہے لیکن نجس العین نہیں اور یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جو چیز حرام ہو وہ نجس العین بھی ہو۔جسطرح افیون اور جامد نشہ آور اشیاء بالاتفاق حرام ہیں لیکن نجس العین نہیں ان کا قلیل مقدار طاہر اور حلال ہے۔آج تک اطباء ادویہ اور اغذیہ میں ان کا استعمال کرتے ہیں اور یہ جائز ہے اسی طرح الکحل کی قلیل مقدار بھی طاہر اور حلال ہے۔

(۵) چونکہ الکحل دور جدید کی ایجاد ہے اس لئے قدیم دور کی نشہ آور اشیاء کے احکام کی روشنی میں ہی الکحل کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے اس لئے ہم نے قدیم دور کی نشہ آور اشیاء کے متعلق قدیم علماء اور فقہاء کی آراء کو تحریر کر دیا ہے تاکہ الکحل کے مسئلہ کو سمجھنے میں آسانی ہو۔اس مسئلہ میں

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

امام ابوجعفر طحاوی کی ابحاث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک جسطرح خمر کے نجس العین ہونے اور اس کے قلیل اور کثیر کے نجس اور حرام ہونے پر اتفاق ہے اسی طرح خمر کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء کے نجس العین نہ ہونے اور مسکر مقدار کے حرام ہونے اور قلیل مقدار کے حلال اور طاہر ہونے پر بھی اتفاق ہے لیکن کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے تینوں اماموں کا خمر کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء میں اختلاف ہے۔ شیخین کے نزدیک قلیل مقدار حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک قلیل مقدار حرام ہے۔

(۶) نیز امام ابوجعفر طحاوی کے نزدیک خمر کے علاوہ کسی نشہ آور مشروب کا عین نجس نہیں ہے، لیکن بعض محققین فقہاء کے نزدیک ''العصیر'' ، ''نقیع التمر'' اور ''نقیع الزبیب'' کا عین بھی نجس ہے۔ پہلے ہم امام ابوجعفر طحاوی کی معروف درسِ نظامی میں پڑھائی جانے والی کتاب ''معانی الآثار'' سے ان کا موقف اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور پھر دیگر فقہاء کرام کا موقف ذکر کریں گیاور شیخین اور امام محمد کے اختلاف کی وجہ بھی ذکر کریں گے۔

امام ابوجعفر طحاوی نے طحاوی شریف کے ''کتاب الاشربۃ'' میں متعدد اور مختلف روایات ذکر کرنے کے بعد فرمایا

"فاخبر ابن عباس ان الحرمة وقعت على الخمر بعينها وعلى السكر من سائر الاشربة سواها فثبت بذالک ان ما سوى الخمر التى حرمت مما يسكر كثيره قدابيح شرب قليله الذى لا يسكر على ماكان عليه من الاباحة المتقدمة تحريم الخمر وان تحريم الحادث انما هو فى عين الخمر والسكر مما سوا ها من الاشربة فاحتمل ان يكون الخمر المحرمة هى عصير العنب خاصةواحتمل ان يكون كل ما خمر من عصير العنب وغيره

فلما احتمل ذالک وكانت الاشياء قد تقدم تحليلها جملة ثم حدث تحريم فى بعضها لم يخرج

شئى مما قداجمع على تحليله الا باجماع ياتى على تحريمه ونحن نشهد على الله عز وجل انه حرم عصير العنب اذا حدثت فيه صفات الخمر ولانشهد عليه انه حرم ماسوى ذالک اذا حدث فيه مثل هذه الصفات فالذى نشهد على الله بتحريمه

ایاه هوا لخمرالذی امنا بتاویلهامن حیث قد امنا بتنزیلهاوالذی لا نشهد علی الله انه حرم هو الشراب الذی لیس بخمر فما کان من خمر فقلیله و کثیره حرام وما کان مما سوی ذالک من الاشربةفالسکر منه حرام وما سوی ذالک مباح هذاهوالنظرعندنا وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالیٰ غیر نقیع الذبیب و التمر خاصةفانهم کرهوا ولیس ذالک عندنا فی النظر کما قالو الخ ۲/۳۲۴

ترجمہ: پس حضرت عبداللہ بن عباس نے خبر دی کہ حرمت خمر کے عین پر واقع ہوئی ہے اور خمر کے ماسواء باقی شرابوں کے مسکر مقدار پر واقع ہوئی ہے۔اس خبر سے ثابت ہوا کہ خمر کے ماسواء جن مشروبات کے کثیر مسکر کو حرام قرار دیا گیا ہے اس کے قلیل کا شرب حلال ہے جس میں سکر نہ ہو اسی حالت پر مباح ہوگا جیسا کہ تحریم خمر سے پہلے تھا اور تحریم حادث خمر کے عین میں اور باقی شرابوں ماسواء خمر کے مسکر مقدار میں ہوگی۔

جب یہ احتمال ہے کہ خمر محرم صرف انگوروں کا عصیر ہے یا ہر وہ مشروب ہے جو انگوروں کے یا غیر انگوروں کے عصیر سے نشہ آور ہے جب یہ احتمال تھے اور جملہ اشیاء پہلے حلال تھیں پھر بعض کی تحریم حادث ہوئی پھر کوئی چیز جس کی حلت پر اجماع تھا حلال ہونے سے اس وقت تک خارج نہیں ہوگی جس وقت تک اس چیز کی حرمت پر اجماع نہ ہو ہم شہادت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ پر کہ اس نے عنب کا عصیر حرام کر دیا جب اس میں خمر کی صفات کا ظہور ہوا اور ہم اللہ عزوجل پر یہ گواہی نہیں دیتے کہ اس نے ایسی چیزوں کو حرام کیا جو خمر کا ماسوی ہیں اور ان میں صفات خمر حادث ہیں پس وہ امر جس کے لئے اللہ تعالی پر گواہی دیتے ہیں کہ اس نے اس کو حرام کر دیا وہ خمر ہے جس کی تاویل پر اس طرح ایمان لائے جس طرح اس کی تنزیل پر ایمان لائے اور وہ امر کہ ہم اللہ پر شہادت نہیں دیتے کہ اس کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے وہ شراب ہے جو خمر نہیں ہے۔ پس وہ جو خمر ہے اس کا قلیل اور کثیر حرام ہے اور وہ جو اس خمر کے ماسواء شرابین ہیں ان سے مسکر مقدار حرام ہے اور اس کا ماسواء مباح ہے یہ نظر وفکر ہے ہمارے نزدیک اور یہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مگر نقیع الزبیب اور نقیع التمر میں خاصکر کہ ان ائمہ نے ان دونوں کو مکروہ فرمایا ہے اور ہمارے نزدیک قیاس اور نظر میں ایسا نہیں ہے جیسے انہوں نے فرمایا یعنی ہمارے نزدیک مکروہ بھی نہیں ہیں۔

اس عبارت کو نقل کرنے سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہمارے متذبذب علماء کو یقین ہو جائے

☆ قال الامام الشافعی رحمه الله تعالی : امن الناس علیّ فی الفقه محمد بن حسن ☆

کہ یہ موقف صرف ہمارا ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے

قدیم ائمہ کا ہے کہ خمر بعینہ قلیل وکثیر حرام ہے لیکن باقی نشہ آور مشروبات سے مسکر مقدار حرام ہے اور قلیل مقدار حلال ہے۔

علامہ طحاوی رحمۃ اللہ نے اس موقف پر بار بار شھادت پیش کی ہے تاکہ احناف کے موقف کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ نیز اس عبارت سے معلوم ہوا امام محمد صاحب بھی اس مسئلہ میں شیخین کیساتھ ہیں۔

نیز طحاوی شریف میں فرماتے ہیں

فلما ثبت بما ذکرنا عن عمر اباحة قلیل النبیذ الشدید وسمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل مسکر حرام کان ما فعله فی هذا دلیلا ان ما حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم بقوله ذالک عنده من النبیذ الشدید هوالسکر منه لا غیر فاما ان یکون سمع ذالک من النبی صلی الله علیه وسلم قولا او راه رأیا فان مایکون منه فی ذالک یکون راه رأیا فرأیه فی ذالک حجة عندنا ولا سیما اذ کان فعله المذکور فی الآثار التی روینا ها عنه بحضرت اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم ینکره علیه منهم منکر فدل ذالک علی متابعهم ایاه علیه ۲/۳۲۷ طحاوی شریف

ترجمہ: جب ذکر کردہ حدیثوں کے ساتھ ثابت ہے کہ حضرت عمر نے نبیذ شدید کو مباح فرمایا حالانکہ بے شک وہ رسول اللہ ﷺ سے سن چکے تھے "کل مسکر حرام" ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے اس سلسلہ میں ان کا جو عمل ہے وہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو اپنے قول سے حضرت عمرؓ کے نزدیک نبیذ شدید سے حرام فرمایا وہ مسکر مقدار ہے فقط اس مقدار والی بات کو یا تو حضرت عمرؓ نے حضور ﷺ سے قولاً سماعت فرمایا یا مقدار کے حوالہ سے ان کا اپنا اجتھاد ہے، جو بھی ہو آپ کی رائے اور اجتھاد بھی ہمارے نزدیک حجۃ ہے خصوصاً آپ کا وہ فعل مذکور (جس کو ہم نے روایت کیا ہے) جسکو مختلف آثار میں ذکر کیا گیا ہے حضور ﷺ کے اصحاب کے سامنے آپ نے کیا ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا، یہ سکوت صحابہ دلالت کرتا ہے کہ وہ (صحابہ کرامؓ) حضرت عمر کے اس امر میں اتباع کرنے والے تھے۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

امام ابوجعفر طحاوی نے حضرت عمر کی روایت اور عمل میں تطبیق سے ثابت کیا کہ کل مسکر سے مراد مسکر کا وہ مقدار ہے جو کثیر ہو اور نشہ آور ہو لہٰذا قلیل مقدار حلال ہوگا۔

اسی لئے مختلف روایات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الی ان حرمو اقليل النبيذ وكثيره و احتجوا فی ذالک بهذه الآثار و خالفهم فی ذالک آخرون فاباحوا من ذالک ما يسكر (الی) فلما احملت هذه الآثار كل واحد من هذين التاويلين لنظرنا فيما سواهماليعلم به ای المعينين اريد بما ذكرنا فيها (فوجدنا عمر ابن الخطاب ۲/۳۲۶ طحاوی شريف)

ترجمہ: ابوجعفر کہتا ہے ایک قوم نے نبیذ کے قلیل اور کثیر کو حرام کہا اور حرام کہنے میں مذکورہ آثار سے انہوں نے استدلال کیا اور دوسری قوم نے ان کی مخالفت کی اور نبیذ سے غیر مسکر مقدار کو مباح کہا اور کثیر مقدار جو کہ مسکر ہے اس کو حرام کہا۔ (تا)

جب مذکورہ آثار ان دونوں تاویلوں کے محتمل تھے تو ہم نے مذکورہ آثار کے علاوہ دیگر آثار میں غور وخوض کیا تا کہ ان کی وجہ سے معلوم ہو سکے کہ ان دونوں معنوں میں کونسا معنیٰ ہماری ذکر کردہ روایات سے مراد ہے تو ہم نے عمر بن خطاب کو اس طرح پایا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت معاذ سے مروی حدیث نقل کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں:

فلما قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لابی موسی ومعاذ حين سئلاعن البتع اشرباولا تسكر اولا تشربا مسكرا كان ذالک دليلا ان حكم المقدار الذی يسكر من ذالک الشراب خلاف حكم مالا يسكر منه ۲/۳۲۷ طحاوی

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ اور معاذ کو بتع سے سوال کے جواب میں فرمایا پیو اور نشہ نہ کرو اور نشہ آور مشروب نہ پیو تو یہ دلیل ہے اس امر کی کہ بتع نام کے مشروب سے مسکر مقدار کا حکم غیر مسکر مقدار کے حکم کے خلاف ہے یعنی قلیل اور کثیر کا حکم ایک نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ففی هذااباحة قليل النبيذالشديد واولی الاشياء بنا اذ كان قد روی عنه هذاعن النبی صلی الله عليه وسلم فروی عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم كل

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

مسکر حرام ان نجعل کل واحد من القولین علی معنی غیر المعنی الذی علیه القول الآخر فیکون قوله کل مسکر حرام علی المقدار الذی یسکر منه من النبیذ ویکون مافی الحدیث الآخر علی اباحة قلیل النبیذ الشدید ۲/۳۲۷

ترجمہ: اس روایت میں نبیذ شدید سے قلیل مقدار کی اباحت ثابت ہے (اور یہ ہمارے موقف کے قریب تر ہے) کیونکہ (یہ اباحت والی روایت) حضرت عبداللہ بن عمر نے حضور ﷺ سے روایت کی جب کہ آپؓ نے ہی حضور ﷺ سے کل مسکر حرام بھی روایت کیا) ہم دونوں اقوال سے ہر ایک قول کو ایسے معنیٰ پر محمول کرتے ہیں جو دوسرے قول کا معنیٰ نہ ہو، لہٰذا "کل مسکر حرام سے مراد نبیذ کا وہ مقدار ہو گا جو کثیر اور مسکر ہو اور دوسری حدیث میں نبیذ شدید کا قلیل مقدار کا مباح ہونا مراد ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ سے مروی حدیث جس میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہمان کو مشروب پلاؤ" فرمایا **فان اسقاه شرابا فلیشرب منه ولا یسئل عنه فان خشی منه فلیکسره بشئی** کہ میزبان اگر مہمان کو شراب پلائے تو وہ پی لے اور اس کے متعلق سوال نہ کرے اور مہمان کو اس شراب کے (نشہ آور ہونے میں) خشیت ہو تو کسی چیز سے اسکی شدة کو مہمان توڑ دے یعنی پھر پی لے۔

اس روایت کے بعد امام طحاوی سوال و جواب کی صورت میں لکھتے ہیں:

فان قال قائل انما اباحه بعد کسره بالماء وزهاب شدته قیل له هذا کلام فاسد لانه لو کان فی شدته حراما لکان لایحل وان ذهبت شدتة بصب علیه الاتری ان خمر ا لو صب فیه ماء حتی غلب الماء علیها ان ذالک حرام فلما کان ابیح فی هذا الحدیث الشراب الشدید اذا کسر بالماء ثبت بذالک انه قبل ان یسکر بالماء غیر حرام فثبت بما روینا فی هذاالباب اباحتمالا یسکر من النبیذ الشدید وهو قول ابی حنیفه وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی ۲/۳۲۹ معانی الآثار

ترجمہ: اگر کوئی قائل یہ کہے حضور ﷺ نے اس مشروب مسکر کو پانی سے اس کی شدة کے توڑنے اور اس کی شدة کے دور ہونے کے بعد مباح فرمایا (لہٰذا مشروب شدید حالت شدة میں قلیل اور حرام ہوگا)

جواب: اسے کہا جائے گا یہ کلام فاسد ہے کیونکہ اگر وہ مشروب حالتِ شدة میں حرام تھا تو پھر پانی

سے اسکی شدۃ کو توڑنے کے بعد بھی حلال نہ ہوتا کیا نہیں دیکھا کہ خمر میں اگر پانی ڈالا جائے حتیٰ کہ خمر پر پانی غالب ہو جائے پھر بھی وہ حرام ہوتا ہے فلہٰذا جب اس حدیث میں شراب شدید کو پانی سے اسکی شدۃ ختم کرنے کے بعد مباح کیا گیا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے وہ کسر بالماء سے پہلے حرام نہیں تھا۔

لہٰذا ان احادیث سے جن کو اس باب میں ہم نے روایت کیا نبیذ شدید سے غیر نشہ آور مقدار کی اباحت ثابت ہوگئی اور یہی ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا قول ہے (اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے)

امام طحاوی کی عبارت نقل کرنے کے بعد دیگر فقہائے کرام کی آراء کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ زیر بحث مسئلہ (الکحل آمیز ادویہ غیر نشہ آور اور پرفیومز کا استعمال جائز ہے یا نہ) کا مبنی اور مدار الکوحل کی طہارت یا نجاست پر ہے، چونکہ خمر کے علاوہ نشہ آور مشروبات کی حرمت کی علت کے تعین میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے اس لئے الکوحل کی طہارت اور نجاست میں بھی اختلاف ہے سیدنا امام محمدؒ کے نزدیک شاید کسی مشروب کا صرف نشہ آور ہو جانا اس مشروب کی حرمت کی علت ہے نشہ آور مشروب میں جب سکر کی صفت پیدا ہو جائے تو ان کے نزدیک اس کا عین اسطرح حرام اور نجس ہو جاتا ہے جس طرح پیشاب کا عین اور ذات حرام اور نجس ہوتی ہے اس لئے امام محمدؒ کے قول پر الکوحل کا عین قلیل و کثیر حرام اور نجس ہوگا کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ الکوحل کے تمام اقسام نشہ آور ہوتی ہیں اس قول پر الکوحل آمیز تمام مشروبات اور ادویہ اور پرفیومز اور دیگر سیکڑوں اشیاء حتی کہ لکھنے کی روشنائی اور دیواریں کلر کرنے کے رنگ اور مسجدوں کی زینت کے لئے استعمال ہونے والے مختلف سیال رنگ نجس ہوں گے کیونکہ ان اشیاء میں الکحل کی آمیزش ہوتی ہے جنکی تفصیل آئندہ صفحات میں ذکر کی جائے گی۔

شیخین امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر چہ نشہ دینے والا مشروب حرام ہے لیکن صرف سکر اور نشہ آور ہونا مطلقاً حرمت کی علت نہیں جس کی وجہ سے قلیل اور کثیر حرام اور اس کا عین پیشاب کی طرح نجس ہو جائے لیکن خمر جو تر انگوروں کے کچے شیرہ سے سکر دینے والا مشروب ہوتا ہے وہ نص قرآنی کی وجہ سے بعینہ حرام اور نجس ہے اور اسکی حرمت کی علت نص ہے اور بعض احناف کے نزدیک حدیث الخمر من ہاتین الشجر تین (العنب والنخلۃ) کی وجہ سے العصیر اور نقیع

الذبیب اور نقیع التمر بھی حرام اور نجس ہے اور اسکی حرمت کی علت کی بھی یہی حدیث ہے لیکن ان تینوں مشروبات کے عین نجس ہونے پر احناف کا اتفاق نہیں ہے بعض احناف ان مشروبات میں صرف کثیر مقدار نشہ آور کو حرام کہتے ہیں اور قلیل مقدار کو حلال اور طاہر کہتے ہیں ہاں خمر کی نجاست اور حرمت پر اجماع ہے اور الخمر اور العصیر اور نقیع الذبیب اور نقیع التمر کے علاوہ دیگرا جناس گندم ،جواور باجرہ وغیرہ سے تیار ہونے والے نشہ آور مشروبات اور انگور اور کھجور سے العصیر کے علاوہ آگ سے پختہ ہوکر تیار ہونے والے نشہ آور مشروبات میں شیخین ؒ کا قول یہ ہے کہ ان مشروبات کا نشہ آور مقدار یعنی کثیر حرام ہے لیکن غیر نشہ آور قلیل مقدار حرام نہیں ہے شیخین ؒ کے نزدیک ان مشروبات کا عین نجس نہیں ہوتا ان مشروبات کی مثال افیون، چرس، بھنگ، وغیرہ جامد نشہ آور اشیاء کی طرح ہے، نشہ آور جامد اشیاء میں امام محمد اور دیگر ائمہ بھی شیخین کے قول کی طرح قول کرتے ہیں کہ نشہ آور جامد اشیاء کا نشہ آور مقدار یعنی کثیر حرام ہے لیکن ان کا عین پیشاب کی طرح نجس نہیں ہے اس لئے ان کا قلیل مقدار طاہر اور حلال ہے گویا شیخین کے قول پر کسی مشروب کے مطلقاً حرام ہونے اور اس کے عین کے نجس اور ذات کے نجس ہونے کیلئے تین امر ضروری ہیں اول یہ کہ وہ مشروب انگوروں یا کھجوروں سے تیار کیا گیا ہو دوم آگ کے ذریعہ تیار نہ ہو سوم وہ مشروب نشہ آور ہو جس مشروب میں یہ تین امر پائے جائیں گے اس مشروب کا عین قلیل وکثیر پیشاب کی طرح حرام اور نجس ہوگا اگر ان امور سے کسی امر کی نفی ہوگی تو اس مشروب کا عین نجس نہیں ہوگا چونکہ الکوحل میں امور ثلثہ جن کا مجموعہ حرمت کی علت ہے نہیں ہوتے اس لئے شیخین کے قول پر الکوحل کا عین قلیل اور کثیر نجس نہیں ہوگا صرف نشہ آور مقدار حرام ہوگا، کیونکہ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا موجودۃ الکوحل کی اکثر اقسام انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر اجناس سے تیار ہوتی ہیں نیز الکوحل کی اکثر مروجہ اقسام آگ پر پختہ کرنے کے بعد تیار ہوتی ہیں لہذا شیخین کے قول پر الکوحل کی کثیر مقدار نشہ آور تو حرام ہوگی لیکن اس کی قلیل مقدار حلال اور طاہر ہوگی الا یہ کہ الکوحل بغیر آگ کے انگوروں یا کھجوروں سے تیار کیا گیا ہو۔

الکوحل کی تحقیق کے سلسلہ میں ہمیں ایک دوست نے انٹرنیٹ سے الکوحل کی اقسام اور وہ اشیاء جن میں الکوحل استعمال ہوتا ہے اور الکوحل تیار کرنے کے طریقے مشہور انگریز پروفیسر اسکوپ کے تعارفی مضمون سے فراہم کئے۔ یہ مضمون انگریزی میں تھا جس کے کچھ مترجم اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جارہے ہیں۔ اس سے انشاء اللہ مسئلہ کے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

(۱) الکوحل (ALCOHOL) :

الکوحل بنیادی طور پر ایک نامیاتی مرکب ہے جس کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں وسیع استعمالات ہیں الکوحل عربی زبان کے لفظ

''الکحل'' سے ماخوذ ہے بعد ازاں الکوحل ان تمام مرکبات کے لئے استعمال ہونے لگا جن میں الکوحلی رعرق رشراب پائی جاتی ہے جن مرکبات میں الکوحلی عرق پایا جاتا ہے ان میں وائن، نبیذ اور وھسکی شامل ہیں۔ جدید علم کیمیا مین عموما ایک قسم کا مرکب مراد ہوتا ہے وہ ایتھائل الکوحل ہے اسکو ایتھول یا اناج الکوحل بھی کہتے ہیں۔

۲الکوحل کے نشہ آور مشروبات بنانے کے علاوہ بھی کئی استعمالات ہیں۔ ذیل کے جدول میں ہم الکوحل کے دیگر استعمالات واضح کریں گے۔

اقسام:

۱۔ میتھائل یا میتھانول (لکڑی کا الکوحل) (Methyl/Methanol)

استعمال:۔

چربی، تیل، راب وغیرہ میں بطور محلل استعمال ہوتا ہے۔ ایندھن اور پلاسٹک بنانے اور ڈائی کی تیاری نیز اینٹی فریز محلول وغیرہ کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ ایتھائل یا ایتھے نول (اناج کا الکوحل)(Ethyl/Ethanol)

استعمال: رنگوں، گلو، دوائیوں اور دھماکہ خیز مادے وغیرہ میں بطور محلل استعمال ہوتا ہے۔ زیادہ مالیکولر کے کیمیکلز بنانے کے لئے نہایت اہم عامل ہے۔

۳۔ آئزو پروپائل(Isopropyl)

استعمال: تیل، گوند، راب وغیرہ میں بطور محلل کے استعمال ہوتا ہے صابن سازی اور جراثیم کش محلولات بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ نارمل پروپائل(Normal Propyl)

استعمال:... فلموں، موم پلاسٹک وغیرہ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ بریک میں ڈالا جانے والا

پیرو پیانک تیزاب بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

۵۔ بیوٹائیل(Butyl)

استعمال.... فرنیچر پالش، پلاسٹک، یوریا، فارملڈہائیڈ اور دواؤں کے بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ ہائیڈریالک سیال کو پتلا کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۶۔ آنزوبیوٹائل(Isobutyl)

استعمال ..جند بیدستر کے تیل کے لئے محلل بریک کے سیال کے لئے محلل کے طور پر استعمال ہوتا ہے، یوریا اورراب بنانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ سیکنڈری بیوٹائل(Secondary Butyl)

استعمال....مخصوص گریس بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ ٹرشری بیوٹائل(TertiaryButyl)

استعمال: پرفیوم بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے، کپڑے دھونے کے لئے پاؤڈر اور صابن کی تیاری میں رطوبت بخش عامل کے طور پر استعمال ہوتا ہے، دواؤں اور صفائی کے لئے استعمال ہونے والے مرکبات کے لئے محلل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۹۔ ڈائی ایتھائلین گلائکول(DiEthylene Glycol)

استعمال: ڈائیوں کے لئے محلل، رساؤ مخالف کیلئے بطور عامل، گیسوں کو خشک کرنے کے لئے اور چپکنے والی پرنٹنگ سیاہی میں عامل اتصال کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ ٹرائی ایتھائلین گلائکول(TriEthylene Glycol)

استعمال: فضا رہوا کو جراثیم اور رطوبات سے پاک کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۔ گلائسرول (Glycrol)

استعمال: سیلوفین اور دھماکہ خیز مواد میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۔ پینٹا اریتھرایل :(Pentaerathryl)

استعمال: امراض قلب کی دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۔ سربیوٹال(Serbutyl)

استعمال: غذا، دوا سازی، کیمیائی صنعت میں استعمال ہوتا ہے، کاغذ، کپڑا گوند، کاسمیٹکس کو

معیاری بنانے کے عامل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۔ سائیکلو ہیگزانول (Cyclo Hexanol)

استعمال: نائیلون بنانے میں، صابن سازی، کپڑے دھونے کے صابن میں بطور محلل کے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۔ فینائل ایتھانل(Phenyl Ethanol)

استعمال: خشبوؤں کے بنانے میں بنیادی طور پر استعمال ہوتا ہے۔

مزید پروفیسر اسکوپ لکھتے ہیں کہ:

> ایتھائل الکوحل یا ایتھے نال الکوحل شراب کی مشہور عام شکل ہے جو ہماری زندگیوں میں حصول لذت کا یا کئی مشکلات کا سبب بھی بنتی ہے روایتی طور پر شراب شکر کو خمیر دے کر تیار کی جاتی ہے (خمیر ایک کیمیکل پاوڈر یا سیرپ کی شکل میں ہوتا ہے) آج بھی یہ طریقہ نبیذ (BEER) وائن (VINE) اور شراب کی دیگر اقسام کے بنانے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

لیکن صنعتی نکتہ نگاہ سے دیکھیں تو ایتھینول کا استعمال اس سے کہیں زیادہ اشیاء میں وسیع ہے، مثلاً اسے صنعتی پیداواری عمل میں بطور محلل کے استعمال کیا جاتا ہے اور سیال ایندھن کے طور پر بھی اسکا استعمال ممکن ہے۔

اگر چہ خمیر دینے کے طریقے کو استعمال کر کے صنعتی مقاصد کیلئے شراب کو پیدا کیا جاتا ہے خاص طور پر برازیل میں اسکو بطور ایندھن کے بھی اسی طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے لیکن ایتھینول کی پیداوار آج کل بنیادی طور پر پٹرولیم کی صنعت کی ایک ذیلی صنعت ہے اگر خام آئل کے ذروں کو پٹرولیم بنانے کیلئے درکار جسامت تک توڑا جائے تو اس سے بڑی مقدار میں ایتھائلین CH.ICH.2 حاصل ہوتی ہے یہ ایتھائلین، پولیتھیلین جو کہ پلاسٹک کی عام ترین شکل ہے، سے بنتی ہے اگر اسی ایتھائلین میں پانی کے ذرے ملا دیئے جائیں تو اس کو ایتھینول میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقے سے جو ایتھینول بنتا ہے اس پر فی لیٹر تیس (۳۰) امریکی سینٹ لاگت آتی ہے جبکہ اسکے مقابلہ میں خمیر دینے کے طریقے سے جو ایتھینول بنتی ہے اس پر فی لیٹر ساٹھ (۶۰) سینٹ لاگت آتی ہے۔

بظاہر تو اس سے یہ لگتا ہے کہ ایتھنول کو پٹرول کے مقابلے میں تجارتی اعتبار سے کم لاگت ہونا چاہیے کیونکہ پٹرول کی آج فی لیٹر قیمت 75.9 امریکی سینٹ ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے تیل کی کمپنیوں کو فی لیٹر پٹرول پیدا کرنے کیلئے پچیس (۲۵) تا تیس (۳۰) امریکی سینٹ لاگت آتی ہے جبکہ باقی پیسے حکومت کے ٹیکسوں کی مد میں ہوتے ہیں۔

ہاں مخصوص صورتوں میں خمیر دینے کے طریقے سے شراب کی کشیدگی معاشی طور پر کم لاگت سے ہوسکتی ہے اولا جنگ کے دوران جب خام تیل کا حصول مشکل ہوجائے اسی مقصد کی وجہ سے بیسویں صدی کی دونوں عظیم جنگوں میں جرمنی نے شکر اور نشاستہ کے ذریعے ایندھن پیدا کرنے کے بڑے بڑے پلانٹ لگائے تھے۔

اسی طرح برازیل جہاں تیل کے ذخائر کی شدید قلت ہے ٹرانسپورٹ کا زیادہ تر دارومدار ایتھنول پر ہے جسے شکر کو خمیر دے کر تیار کیا جاتا ہے ایندھن کے حصول کیلئے شمالی برازیل میں گنے کی وسیع رقبہ پر کاشت کی جاتی ہے۔

ایتھنول کی پیداوار میں جو خمیر بنیادی طور پر استعمال ہوتا ہے وہ ''سایکا رومائی سس سیری ولیا'' ہے۔ یہ خمیر وہی ہے جو روٹی وائن اور نبیذ وغیرہ بنانے کیلئے استعمال ہوتی ہے ''سایکا رومائی سس سیری ولیا'' جن مرکبات کو خمیر دے سکتا ہے اس میں گلوکوز، فرکٹوس اور سکروس شامل ہے (یہ سب نام غذا میں شامل شکروں کے ہیں)۔

۴۔ الکوحل پر مشتمل اجناس:

مکئی، باجرہ، انگور، رائی وغیرہ میں شکر پائی جاتی ہے کچھ مخصوص شرائط کے ساتھ ان پودوں میں پائی جانے والی شکر کو الکوحل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے وہ بنیادی کیمیائی عمل جس کے ذریعے شراب بنائی جاتی ہے فرینٹیشن یا خمیر یانے کا عمل کہلاتا ہے۔ ان مشروبات میں نبیذ، وائن، وسکی، جن، واڈکا، رم، گنے کا شراب وغیرہ شامل ہیں۔

۵۔ خمیر یانے کے عمل کے بعد وائن اور نبیذ کو پرانا ہونے کیلئے رکھ چھوڑا جاتا ہے، وائن اور نبیذ کے علاوہ دیگر الکحلیاتی مشروبات کو ایک مزید عمل سے گزارا جاتا ہے جسے کشیدگی کہا جاتا ہے۔

عمل کشیدگی وضاحت یہ ہے کہ کسی بھی عنصر کا جوہر اس طرح کشید کیا جاتا ہے کہ پہلے اس

کو گرم کر کے بھاپ میں تبدیل کیا جاتا ہے پھر اس بھاپ کو ٹھوس کیا جاتا ہے اس کے بعد جو تہ میں سیال مادہ بچارہ جاتا ہے وہ اس عنصر کی خالص شکل یا اس کا جوہر ہوتا ہے۔

۶۔ الکوحل کی تیاری

الکوحل شکر اور نشاستہ کو خمیر دینے کے عمل کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے، ذیل میں اناج سے الکوحل بنانے کا طریقہ دیا گیا ہے۔

اناج کو اولاً پانی میں بھگونے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے بعد اسے خشک کیا جاتا ہے، خشک کئے ہوئے اناج کو پیسا جاتا ہے بعد ازاں اسے ایک گھنٹے تک پانی میں ابالا جاتا ہے پھر چھان لیا جاتا ہے تاکہ سارا پانی بہ جائے۔ پروفیسر اسکوپ کہتے ہیں میری پسندیدہ ترکیب یہ ہے کہ پانی اور پسے ہوئے اناج میں بارہ ایک کا تناسب ہو جبکہ اسمیں سات چائے کے چمچے خمیر ڈالا جائے، ان تینوں چیزوں کو اس تناسب سے برتن میں ڈال کر اچھی طرح ہلایا جائے اور تقریباً ایک ہفتہ تک خمیریانے کے لئے رکھ چھوڑا جائے جو جھاگ بنے اسے علیحدہ کر دینا چاہئے، پانی والے مکسچر کو جسے پسے ہوئے اناج سے علیحدہ کیا گیا تھا بعد ازاں کشید کرنا چاہئے۔ کشید کرنے کا عمل خمیر دئے ہوئے مکسچر کو ابالنے کا عمل ہے۔ کشید کرنے کا عمل تقریباً تین مرتبہ دھرانا چاہئے۔ اس طریقہ سے ۹۵ فیصد الکوحل مکسچر حاصل ہوتا ہے۔ انتہی

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ الکوحل کی مختلف اقسام میں سے کچھ اقسام کو مشروبات کے نشہ آور بنانے کے لئے تیار کیا جاتا ہے لیکن بقیہ کثیر اقسام دیگر صنعتی پیداواری اقسام میں مختلف مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ اگر الکوحل کے تمام اقسام نجس العین قرار دیدئے جائیں تو امت محمدیہ کے لئے اس میں حرجِ عظیم ہوگا اور شیخین کے قول کے مطابق فتویٰ دیا جائے تو امت کے لئے آسانی ہوگی کیونکہ ان کے نزدیک الکحل کے جملہ اقسام نجس العین نہیں ہیں۔ چونکہ مسئلہ اجتہادی ہے اور اس میں کافی لچک ہے اس لئے یسر کو اختیار کرنا چاہئے اور شیخین کے قول پر فتوی ہونا چاہئے۔ آنے والے صفحات میں ہم نے فقہاء کرام کی کتب سے عربی عبارات کے ساتھ زیر بحث مسئلہ کی وضاحت کی ہے۔

چونکہ ''مسئلہِ الکوحل'' کی بحث ہم نے نہایت شفیق بزرگ کے خط کے جواب میں لکھی

میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید)

اس لئے ان کی جانب سے ذکر کردہ سوالات کے جوابات کے ساتھ بحث کا آغاز کیا جاتا ہے انشاء اللہ اس انداز سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

واجب الاحترام مخدومی حضرت زید مجدہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: آپ کا نامہ مبارک موصول ہوا، اسکالرز اکیڈمی کی طرف سے شائع شدہ ماہنامہ ''فقہ اسلامی'' میں میرے حوالہ سے الکحل کے متعلق شائع ہونے والے مضمون پر آپ کی طرف سے ناصحانہ ارشادات کا شکریہ۔

آپ نے فرمایا:

''ماہنامہ فقہ اسلامی میں الکحل وغیرہ کے بارے میں مجلس مذاکرہ کی بحث اور فیصلہ پڑھا جس میں آپ بھی شریک تھے۔ آپ کے حوالہ سے افسوس ہوا کیونکہ آپ کی فقہی جزیات پر نظر ہے، غالباً توجہ سے مسئلہ نہ دیکھ سکے۔
الکحل، اسپرٹ، ٹنچر وغیرہ کا جزئیہ
علامہ شامی نے ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ باب الانجاس میں آپ نے مطلب کا عنوان بھی قائم فرمایا اور فرمایا:

ان ما یستقطر من دردی الخمر وهو المسمی با لعرقی فی ولایۃالروم نجس حرام کسائر اصناف الخمر = بعینه

جواب: حضور والا! آپ نے مذکورہ عبارت میں غور نہیں فرمایا ''دردی الخمر اور کسائر اصناف الخمر'' کے الفاظ سے واضح ہے کہ علامہ شامی خمر کی دردی (تلچھٹ) سے ماء مقطر کو حرام اور نجس فرمارہے ہیں۔ ہماری بحث الکحل میں تھی، مذکورۃ عبارت میں الکحل کی دردی سے ماء مقطر کا ذکر نہیں ہے (الکحل اور خمر ایک نہیں ہیں)۔ آپنے غالباً توجہ سے عبارت نہ دیکھی اور اسی لئے فرمادیا کہ علامہ شامی نے الکحل، اسپرٹ، ٹنچر وغیرہ کا جزئیہ ذکر فرمایا ہے۔

حضور والا! شامیؒ کے زمانہ میں تو شاید، سپرٹ، ٹنچر، الکحل وغیرہ موجود ہی نہیں ہونگے، وہ ان کا ذکر کیسے کرسکتے ہیں شاید (عرق) خمر کا ماء مقطر لوگوں نے تیار کیا تو آپ نے دیگر اصناف خمر کی طرح عرق کے حرام اور نجس ہونے کا ذکر فرمایا۔

حضور والا! خمر اور الکحل میں عام خاص مطلق کی نسبت ہے، خمر خاص ہے اور الکحل عام ہے۔ خاص کے ذکر سے عام کے جملہ افراد کا ذکر لازم نہیں آتا۔ خمر اور الکحل میں مساوات یا عینیت

ہوتی تو آپ کی بات صحیح ہوتی۔

خمر صرف انگوروں کے کچے شیرہ سے غلیان اور شدۃ کے بعد مسکر مشروب کو کہتے ہیں اور الکحل خمر کے علاوہ نقیع التمر، نقیع الذبیب، العصیر، گندم، جو، باجرہ، جوار اور مختلف اجناس سے تیار شدہ مسکر مشروب اور غیر مشروب جن کا ذکر آچکا ہے کو کہتے ہیں۔

لہٰذا خمر کی دردی سے ماء مقطر اور الکحل کی دردی ہے، ماء مقطر کا ایک حکم نہیں ہے، سنا ہے آجکل مارکیٹ میں دستیاب الکحلی اشیاء اور ادویہ اور پرفیومز وغیرہ میں جو الکحل ملایا جاتا ہے وہ الکحل کھجور اور انگور کے علاوہ دیگر اجناس سے تیار شدہ ہوتا ہے لہٰذا پرفیومز اور باڈی اسپرے یا ادویہ میں خمر کی آمیزش نہیں ہوتی بلکہ مخصوص الکحل کی آمیزش ہوتی ہے، خمر کا قلیل اور کثیر تو نجس ہے لیکن شیخین کے نزدیک دستیاب الکحل کی قلیل مقدار طاہر ہے نجس نہیں ہے۔ لہٰذا پرفیومز اور ادویہ کو نجس کہنا صحیح نہیں ہے۔

خمر کی دردی سے تیار شدہ ماء مقطر (عرق) چونکہ خمر ہی ہے لہٰذا نجس ہے کیونکہ صرف تقطیر کے عمل سے خمر مین قائم شدہ خمیریۃ زائل نہیں ہوتی اس لئے علامہ شامی نے فرمایا:

لاشک ان العرق المستقطر من الخمر هو عين الخمر تتصاعد مع الدخان و تقطر من الطابق بحيث لا يبقى منها الا الاجزاء الترابية ولذا يفعل القليل منه في الاسكار اضعاف مايفعله كثير الخمر (الى) فلا ضرورة الى استعمال العرق المتصاعدمن نفس الخمر النجسة العين ولا يطهر بذالك والا لزم طهارة البول ونحوه اذا استقطر في اناء ولا يقول به عاقل

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں خمر سے عرق مقطر عین خمر ہے دھوئیں کے ساتھ متصاعد ہوتا ہے اور گلاس سے مترشح ہوکر (حاصل ہوتا ہے) حتی کہ صرف خمر کے ترابی اجزاء باقی رہ جاتے ہیں چونکہ ماء مقطر خمر کا عین ہوتا ہے اس لئے اس کا قلیل مقدار بھی اسکار میں خمر کثیر سے کئی گنا زائد عمل کرتا ہے لہٰذا خمر نجس العین سے عرق متاصد کی استعمال کی ضرورت نہیں ہے اور عمل تقطیر سے عرق پاک نہیں ہوگا ورنہ لازم آئیگا عمل تقطیر سے پیشاب وغیرہ طاہر ہوجائیں اور اس کا کوئی عاقل قول نہیں کرتا۔

حضور والا! علامہ شامی نے خمر نجس العین سے ماء قطر کی بحث کی ہے، الکحل سے ماء قطر سے بحث نہیں کی، شاید آپ کے خیال میں خمر سے تقطیر کے ذریعہ حاصل ہونے والا ماء مقطر الکحل

کہلاتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے وہ ماء مقطر خمر ہی کہلاتا ہے یا عرق، الکحل نہیں کہلاتا بلکہ الکحل عام ہے۔

پھر علامہ شامی کتاب الاشربۃ میں ولا یوثر فیھا الطبخ کے ماتحت لکھتے ہیں ای فی زوال الحرمۃ

یعنی تیار شدہ خمر میں طبخ لاحق زوال حرمت میں اثر نہیں کرتا۔ پھر فرماتے ہیں:

لانہ للمنع من ثبوت الحرمۃ لا لرفعھا بعد ثبوتھا الا انہ لایحد فیہ مالم یکسر منہ علیٰ ما قالو الان الحد فی النئی خاصۃ لما ذکر نا فلا یتعدی الی المطبوخ(۱۰/۲۹)

یعنی طبخ (آگ پر پختہ کرنا) ثبوت حرمت کے لئے تو مانع ہے (کہ ابتداً انگوروں کے شیرہ کو پختہ کرلیا جائے) لیکن ثبوتِ حرمت کے بعد طبخ حرمت کے لئے رافع نہیں ہوسکتا کیونکہ مانع حرمت اور رافع حرمت دونوں الگ الگ امور ہیں۔ البتہ خمر کو پختہ کرنے کے بعد حد سکر حاصل ہونے پر ہوگی پختہ خمر کی قلیل مقدار میں نہیں ہوگی کیونکہ قلیل مقدار میں حد صرف انگور کے کچے شیرہ کے ساتھ خاص ہے مطبوخ میں حد نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ طبخ ثبوتِ حرمت سے مانع ہوتا ہے۔ یہ تو انگوروں کے شیرہ کی بات تھی تو جب خمر کے اصل انگوروں کے شیرہ کے لئے طبخ ثبوتِ حرمت قطعی سے مانع ہے تو الکحل جو انگوروں اور کھجوروں کے علاوہ دیگر اجناس کے طبخ سے تیار ہوتا ہے اس کے قلیل مقدار کی حرمت سے طبخ مانع کیوں نہیں ہوگا۔ حاصلِ بحث یہ ہے کہ علامہ شامی کی مذکورہ عبارت میں دردی الخمر سے عرق مقطر کا ذکر ہے یہ ہماری بحث کا موضوع نہیں ہے۔ ہماری بحث الکحل میں تھی اور الکحل کا مذکورہ عبارت میں ذکر نہیں ہے، امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ جو مذکور ہے وہ مبحوث نہیں ہے اور جو مبحوث ہے وہ مذکور نہیں ہے۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "مشروب کے مسکر ہونے پر اس کا قلیل اور کثیر حرام ہو جاتا ہے مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

ہمارے نزدیک اسکر بالفعل اور دیگر کے نزدیک اسکر بالقوۃ کثیرۃ فقلیلۃ حرام الکحل وغیرہ بالفعل مسکر ہیں" انتھی بعینہ

جواب: (آپ کا پہلا جملہ کہ مشروب کے مسکر ہونے پر اس کا قلیل اور کثیر حرام ہوجاتا ہے) علی الاطلاق صحیح نہیں یہ امام محمد کا قول ہے، شیخین کے نزدیک یہ قول صحیح نہیں ہے انشاء اللہ آئندہ تفصیل

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

سے واضح ہو جائیگا۔

آپ کا دوسرا جملہ ہمارے نزدیک اسکر بالفعل اور دیگر کے نزدیک اسکر بالقوۃ کثیرہ فقلیلہ حرام الکحل وغیرہ بالفعل مسکر ہیں، میری سمجھ میں نہیں آیا، ہمارے اور دیگر کا فرق جو آپ نے ذکر فرمایا مجھے کہیں نظر نہیں آیا۔ کیا دیگر کے نزدیک کھجور اور انگور کا اور دیگر پھل اور پھلوں کے ہلکے مشروبات اور جوس جن میں مسکر بن جانے کی صلاحیت اور قوۃ ہوتی ہے یعنی اسکر بالقوۃ ہوتے ہیں، کیا وہ حرام ہونگے؟ پھر تو لازم آیگا کہ انگور اور کھجور بھی دیگر کے نزدیک حرام ہوں، پھر یہ فرمانا ''الکحل وغیرہ بالفعل مسکر ہیں'' سے کیا مراد ہے اور کیا الکحل کا قلیل قطرہ دو قطرے بھی بالفعل مسکر ہیں؟ علماء نے یہ تو لکھا ہے کہ ''کل مسکر حرام'' میں جنس مسکر مراد ہے یعنی قلیل اور کثیر یا مسکر بالفعل مراد ہے یعنی کثیر مقدار علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

فقال بعضهم اراد به جنس مايسكر وقال بعضهم اراد به ما يقع الكسر عنده كما لا يسمى قاتلا الا مع وجود القتل(۱۰/۱۳۲ سورة نحل)

لیکن یہ کہیں نہیں دیکھا کہ ہمارے نزدیک اسکر بالفعل اور دیگر کے نزدیک اسکر بالقوۃ قلیل وکثیر حرام ہے۔ حضور والا! کتب فقہ اور تفاسیر اور دیگر کتب کے مطالعہ کرنے والے کو اس بات میں کوئی شک نہیں رہتا کہ انگوروں اور کھجوروں سے حاصل کردہ مشروبات مسکرۃ کے علاوہ دیگر مشروبات مسکرہ الکحل وغیرہ کا قلیل مقدار شیخینؒ اور اکثر ائمہ تفاسیر اور اکثر حنفی فقہاء کرام کے نزدیک طاہر ہے اور حلال بھی ہے۔

لیکن ماہنامہ فقہ اسلامی کیلئے مجلس مذاکرہ میں احتیاطاً میں نے یہ کہا تھا کہ الکحل کی قلیل مقدار جسکی پرفیوم اور دیگر ادویہ میں آمیزش ہوتی ہے پاک ہے لہذا پرفیوم استعمال کرنا جائز ہے میں نے حلال ہونا نہیں کہا تھا حالانکہ شیخین کے نزدیک الکحل کی قلیل مقدار حلال بھی ہے اور طاہر بھی ہے۔ میں نے حلت اور حرمت میں تو امام محمد کے قول کا اعتبار کیا تاکہ الکحل کی قلیل مقدار کو لوگ پینا نہ شروع کر دیں اور طہارت اور نجاست میں شیخین کے قول کا لحاظ کیا تاکہ پرفیوم لگانے والوں اور الکحل آمیز دوائیں کھانے والوں اور سیکڑوں اشیاء حتی کہ پریس میں قرآن پاک کے لئے سیاہی استعمال کرنے والوں اور مساجد اور گھروں میں وارنش اور پینٹ کے مختلف اقسام استعمال کرنے والوں یعنی امت کے اکثر افراد کا فاسق ہونا لازم نہ آئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اِس زمانہ میں اکثر

مسلمان خواتین وحضرات پرفیوم اور الکحل آمیز ادویہ استعمال کرتے ہیں، اسی طرح سپرٹ اور ٹنچرز وغیرہ کا استعمال بھی عام ہے۔ جیسے ابتداء میں گذرا ہے دیواروں کے پینٹ، پرنٹنگ کی سیاہی وغیرہ میں بھی انکی آمیزش ہوتی ہے۔ اب دو صورتیں تھیں ایک یہ کہ عموم بلوئی کو دیکھتے ہوئے شیخین کے قول کولیکر مسلمانوں کو فاسق کہنے سے احتراز کیا جائے۔ دوم یہ کہ امام محمد کے قول کولیکر مسلمانوں کو فاسق کہا جائے تو ہم نے پہلی صورت کو اختیار کیا کیونکہ حدیث میں ہے:

" ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم ما خیر بین امرین الااختار ایسرهما "

حضور ﷺ امرین سے یسر کو اختیار فرماتے تھے۔

دوسری جگہ آپ نے فرمایا:

"جئتکم بالحنفیة السمحته پھر فرمایا بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا"

قرآن مجید میں ہے

۱۔ یرید الله ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا

۲. ویضع عنهم اصر هم والاغلال التی کانت علیهم،

۳. یرید الله بکم الیسر ولایرید بکم العسر

۴۔ ماجعل علیکم فی الدین من حرج

۵. ما یرید لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهر کم ،

علامہ ابوبکر جصاص فرماتے ہیں

فنفی الضیق والثقل والحرج عنا فی هذه الآیات (الی) وهذه الآیات یحتج بها فی المصیر الی التخفیف فیما اختلف فیه الفقهاء و سوغو فیه الاجتهاد (۲/۱۷)

علامہ جصاص فرماتے ہیں جن مسائل میں علماء کا اختلاف ہو ان میں تخفیف والے احکام کی طرف رجوع کرنے پر ان آیات سے استدلال کیا جاتا ہے اور اس میں اجتہاد کو انہوں نے جائز رکھا۔

چونکہ شیخین کے قول میں یسر ہے اس لئے ہم نے یسر والے قول کو اختیار کیا اس کی تفصیل یہ ہے کہ کتب فقہ اور تفاسیر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ہمارے علماء کے نزدیک حلت اور حرمت کے لحاظ سے مشروبات کے چار قسم ہیں۔ ۱۔ بالاتفاق قلیل اور کثیر حلال اور طاہر ۲۔ بالاتفاق

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

قلیل اور کثیر حرام اور نجس، ۳۔ اکثر فقہاء کے نزدیک قلیل اور کثیر حرام اور علماء حدیث وتفسیر کے نزدیک صرف کثیر مقدار حرام اور قلیل مقدار طاہر اور حلال، ۴۔ اکثر فقہاء اور علماء حدیث وتفسیر کے نزدیک کثیر مقدار حرام اور قلیل مقدار حلال اور طاہر مثلاً:

(ا) انگوروں کھجوروں اور دیگر پھلوں سے تیار کئے گئے وہ مشروبات جن کے قلیل اور کثیر میں سکر نہ ہو بالاتفاق حلال اور طاہر ہیں۔

(ب) خمر یعنی انگور کا کچہ شیرہ جو غلیان اور شدۃ کے بعد مسکر ہو چکا ہو اس کا قلیل اور کثیر حرام اور نجس ہے، اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

(ج) خمر کے علاوہ کھجوروں اور انگوروں کے اقسام سے تیار کئے گئے جملہ مسکر مشروبات اکثر فقہاء احناف کے نزدیک ان کا قلیل اور کثیر حرام اور نجس ہے لیکن محققین فقہاء اور اکثر علماء حدیث وتفسیر کے نزدیک ان مشروبات کا کثیر مقدار مسکر حرام ہے لیکن قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے جیسے اصطلاحی عصیر اور نقیع التمر اور نقیع الزبیب اکثر فقہاء کے نزدیک ان کا قلیل اور کثیر حرام اور نجس ہے اور محققین کے نزدیک صرف کثیر مقدار حرام ہے۔ اسمیں اختلاف کی وجہ شاید یہ ہے کہ بعض فقہاء کرام نے اپنے مزاج کے مطابق شدۃ سے کام لیا اور الخمر من ہاتین الشجر تین (العنب والنخلۃ) کی حدیث کی وجہ سے انگوروں اور کھجوروں سے تیار شدہ سب مشروبات مسکرۃ کے قلیل اور کثیر وقلیل کو حرام فرمادیا۔ لیکن علماء حدیث وتفسیر نے صحابہ کرام اور سلف صالحین کے عمل سے کہ وہ ایسی مشروبات کا مقدار قلیل تناول فرماتے رہے ہیں ان مشروبات کے قلیل مقدار کے حلال ہونے کا قول فرمایا، بعض حنفی فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخین کے نزدیک ان مشروبات کا قلیل بھی حرام ہے لیکن علماء تفسیر کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخین کے نزدیک ان مشروبات کا قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے اور ان مشروبات کا عین نجس نہیں ہے۔

(د) کھجوروں اور انگوروں سے تیار شدہ مشروبات کے علاوہ دیگر اجناس سے تیار شدہ مشروبات مسکرۃ میں اکثر فقہاء، علماء حدیث اور تفسیر کا قول یہ ہے کہ ان کی مقدار کثیر یعنی مسکر اور نشہ دینے والی مقدار حرام ہے لیکن قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے اور ان مشروبات کا عین نجس نہیں ہے لہذا مذکورہ تفصیل کی روشنی میں درج ذیل سوال کا جواب اس طرح ہوسکتا ہے۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

سوال: آج کل بعض مشروبات، ہومیو پیتھک دواؤں اور خشبو کے طور پر استعمال ہونے والے پرفیوم میں الکحل ڈالا جاتا ہے، کیا یہ اشیاء حرام اور ناپاک ہیں؟

جواب: جو مشروبات مسکر انگور اور کھجور سے تیار کئے جاتے ہیں ان کی قلیل مقدار اور کثیر حرام ہے اگرچہ قطرہ دو قطرے ہوں اور اس سے نشہ بھی نہ آئے لیکن بوقتِ ضرورت، بقدرِ ضرورت ان مشروبات کا استعمال جائز ہوتا ہے۔

جو الکحل انگور اور کھجور کے سواء دوسری اشیاء، گندم، جو، آلو، باجرہ، شہد، جوار، انجیر اور دیگر پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے یہ نجس نہیں ہے، بطور علاج ان کے قلیل مقدار کا استعمال جائز ہے جب فساق کے طور پر بطور لھو ولعب نہ ہو، یہی حکم سپرٹ ٹنچر وغیرہ کا ہے۔

آج کل کی مشروبات اور دواؤں اور پرفیوم میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ انگور اور کھجور سے کشید کردہ الکحل نہیں ڈالا جاتا کیونکہ انگور اور کھجور سے کشید کردہ الکحل بہت قیمتی ہوتا ہے بلکہ دیگر اجناس سے کشید کردہ الکحل ڈالا جاتا ہے اور دواؤں اور پرفیومز اور بعض مشروبات میں الکحل صرف تعفن سے حفاظت اور طویل مدت تک اشیاء کو اپنی حالت پر قائم رکھنے کے لئے ڈالا جاتا ہے یہاں نہ نشہ مقصود ہوتا ہے نہ لھو ولعب لہٰذا ان دواؤں کا اور پرفیومز کا استعمال جائز ہے۔

بالفرض اگر قطعی ذرائع سے معلوم ہو جائے کہ فلاں دواء یا پرفیوم میں انگور یا کھجور سے کشید کردہ شراب ڈالی گئی ہے تو وہ استعمال نہ کی جائے۔

اب ہم فقہاء اور علماء تفسیر کی وہ عبارات نقل کرتے ہیں جن سے ہم نے مذکورہ نتائج اخذ کئے ہیں علامہ ابن ہمام فتح القدیر میں ہدایہ کی عبارت الثانی ارید به بیان الحکم کے تحت صاحب عنایه اور غایت البیان کی توجیہ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لان المعنى المذكور وهوالحرمة وثبوت الحد عند اسكار الكثير يتحقق في غير تينک الشجر تين ايضا فان نبيذالعسل والتين ونبيذ الحنطة والذرة والشعير وان كان حلالا عند ابى حنيفة وابى يوسف اذا لم يصل مرتبة الاسكار و كان من غير لهو وطرب الاانه اذا سكر كثيره صار حراما بالاجماع ويثبت به الحد(١٠/١١٠)

ترجمہ: اس لئے کہ معنی مذکور اور وہ حرمت اور کثیر کے شرب سے اسکار کے وقت ثبوت حد دوسرے مشروبات میں جو شجرتین کے غیر سے ماخوذ ہیں میں بھی متحقق ہوتا ہے کیونکہ عسل اور تین اور

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

حنطہ اور جوار اور جو کا نبیذ اگر چہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک حلال ہے جب تک مرتبہ سکر تک نہ پہنچیں اور بغیر لھو اور طرب کے پیئے جائیں مگر جب ان کا کثیر نشہ آور ہوگا تو بالاجماع حرام ہوگا اور اس کے ساتھ حد ثابت ہوگی۔

صاحبِ ہدایہ حنفی مسلک کے خلاف نقل کردہ حدیث کا جواب دے رہے تھے اور اس کی توجیہ فرمائی کہ کہ الخمر من ہاتین الشجر تین والی حدیث میں انگور اور کھجور سے تیار کردہ مسکر مشروب کا حکم بیان کرنا مقصود ہے۔ ماھیۃ بیان کرنا مقصود نہیں ہے۔اس لئے دونوں شجرتین سے ماخوذ کا خمر ہونا لازم نہیں آتا۔ جب صاحب عنایۃ اور غایت البیان والے نے توجیہ ذکر فرمائی کہ اس حکم سے مراد حرمت اور شرب کثیر کے وقت ثبوت حد ہے یعنی انگوروں اور کھجوروں سے ماخوذ مشروب نشہ آور پینے کا حکم یہ ہے کہ یہ حرام ہے اور اس پر حد قائم ہوگی حدیث شجرتین سے یہی حکم مراد ہے۔تو ابن ہمام نے فرمایا کہ یہ حکم تو عسل اور تین اور حنطہ اور شعیر اور ذرۃ کے نبیذ میں بھی موجود ہے لہٰذا الخمر کی تخصیص شجرتین کے ساتھ کس طرح صحیح ہوگی کیونکہ مذکورۃ نبیذ عسل اور تین اور حنطہ وغیرھا بھی اگر چہ شیخین کے نزدیک جب بطور لھو اور طرب نہ ہوں حلال ہیں لیکن جب ان کا کثیر مسکر ہو تو بالاجماع حرام ہیں اور قول اصح پر حد بھی ثابت ہوجائے گی۔لہٰذا عنایۃ اور غایت البیان والے کی توجیح صحیح نہیں۔

پھر ابنِ ہمام اپنی طرف سے توجیہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحق ان المراد بالحکم الذی ارید بیانہ بالحدیث الثانی (الخمرمن ھاتین الشجرتین) ھو حرمۃ قلیلہ و کثیرہ وھذالمعنی لا یتحقق فی المتخذ من غیر تینک الشجر تین فیصح الحصر المستفاد من ذالک الحدیث بلا غبار.

یعنی وہ حکم جس کے بیان کرنے کا اس حدیث سے ارادہ کیا گیا ہے وہ قلیل اور کثیر کی حرمت ہے اور یہ حرمت قلیل اور کثیر شجرتین کے غیر سے ماخوذ مشروب میں متحقق نہین ہے اس لئے حدیث شریف میں مستفاد ہونے والا حصر بلاغبار صحیح ہے۔

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا فقہاء کرام کے نزدیک انگور اور کھجور سے تیار شدہ مشروبات مسکرۃ کا قلیل اور کثیر حرام ہے اور مذکورہ حدیث کی یہی تاویل ہے اور باقی اجناس سے تیار ہونے والے مسکر نبیذ یعنی الکحل کا حکم یہ نہیں ہے ان کی قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے اور کثیر مقدار حرام ہے۔

ھدایہ میں ہے:

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

" وقال فی الجامع الصغیر وماسوی ذالک من الاشربة فلا باس به قالو هذا الجواب علی هذا العموم والبیان لا یو جد فی غیره وهو نص علی ان ما یتخذ من الحنطة والشعیر والعسل والذرة حلال عند ابی حنیفة ولا یحد شاربه عنه وان سکر منه ولا یقع طلاق السکر ان منه بمنزلة النائم (۱۱۵/۱۰ فتح القدیر)

ترجمہ: جامع صغیر میں مصنف نے فرمایا کہ خمر کے ماسواء شرابوں میں کوئی حرج نہیں، علماء نے کہا یہ جواب اس عموم اور بیان کے ساتھ کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے اور یہ نصِ صریح ہے اس بات پر کہ وہ مشروبات جو گندم اور جواور شہد اور جو سے تیار کئے جاتے ہیں ابی حنیفہ کے نزدیک حلال ہیں اور ان کے شارب کو حد نہیں لگائی جائے گی اگرچہ نشہ بھی چڑھ جائے اور نائم کی طرح اس مشروب کے پینے سے نشہ والے آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ سیدنا امام اعظم کے نزدیک ذکر کردہ مشروبات کے ماسوا مشروبات حلال ہیں بلکہ ان سے نشہ پر نہ حد ہے اور نہ ان سے سکران کی طلاق واقع ہوگی جیسے نائم کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

قال فی المختصر ونبیذ التمر والذبیب اذا طبخ کل واحدمنها ادنی طبخة حلال وان اشتد اذا شرب منه ما یغلب علی ظنه انه لا یسکره من غیر لهو و طرب وهذا عند ابی حنیفة وابی یوسف وعند محمد وعندالشافعی حرام (۱۱۶/۱۰ اهدایه مع الفتح)

ترجمہ: مختصر میں اس نے کہا کہ تمر اور زبیب کا نبیذ جب ان میں سے ہر ایک کو پختہ کرلیا جائے تو حلال ہے اگرچہ شدید ہو جب پینے والے کا غالب گمان ہو کہ نشہ نہیں آئے گا اور بغیر لھو اور طرب کے ہو، یہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک ہے اور امام محمد اور شافعی کے نزدیک حرام ہے۔

مذکورہ عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ کھجور اور زبیب کے شیرہ کو اگر ہلکا سا پختہ کرلیا جائے تو وہ حلال ہونگے اگرچہ ان میں تیزی بھی آجائے بشرطیکہ پینے والے کا غالب گمان یہ ہو کہ مقدار مشروب سے سکر نہیں ہوگا اور پینا بغیر لھو اور طرب کے ہو۔ ان مشروبات کے قلیل مقدار کا حلال ہونا شیخین کے مذہب پر ہے امام محمدؒ اور شافعیؒ کے نزدیک حرام ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ انگوروں اور کھجوروں کے مطبوخ مشروبات مسکرۃ کی قلیل مقدار بھی شیخین کے نزدیک حلال ہے، اور ان کا عین نجس نہیں ہے۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

و نبيذ العسل والتين ونبيذ الحنطة والذرة والشعير حلال وان لم يطبخ وهذا عند ابى حنيفة وابى يوسف اذا كان من غير لهو وطرب لقوله عليه السلام الخمر من هاتين الشجر تين واشار الى الكرمة والنخلة خص التحريم بهاو المراد بيان الحكم ثم قيل يشترط الطبخ فيه لاباحته وقيل لا يشترط وهو المذكور فى الكتاب لان قليله لا يدعو الى كثيره كيف ما كان.

ترجمہ: شہد اور گندم اور جوار اور جو کا نبیذ اگر چہ غیر پختہ ہو حلال ہے اور یہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک جب بغیر لھو اور طرب کے ہوں اس لئے کہ حضور علیہ السلام کا قول مبارک ہے کہ خمر ان دو درختوں سے ہی ہے اور آپ نے انگور اور کھجور کی طرف اشارہ فرمایا آپ نے تحریم کو ان دو کے ساتھ مختص کر دیا اور مراد بیان حکم ہے پھر کہا گیا اس کی اباحت کے لئے پختہ کرنا شرط ہے اور بعض نے کہا کہ پختہ کرنا شرط نہیں اور کتاب میں اسی کا ذکر ہے کیونکہ اس نبیذ کا قلیل غیر پختہ کثیر کیطرف جسطرح بھی ہو نہیں بلاتا۔

واضح ہوگئی کہ انگوروں اور کھجوروں کے مطبوخ مشروبات مسکرۃ کی قلیل مقدار بھی شیخین کے نزدیک حلال ہے، اور ان کا عین نجس نہیں ہے۔

و نبيذ العسل والتين ونبيذ الحنطة والذرة والشعير حلال وان لم يطبخ وهذا عند ابى حنيفة وابى يوسف اذا كان من غير لهو وطرب لقوله عليه السلام الخمر من هاتين الشجر تين واشار الى الكرمة والنخلة خص التحريم بهاو المراد بيان الحكم ثم قيل يشترط الطبخ فيه لاباحته وقيل لا يشترط وهو المذكور فى الكتاب لان قليله لا يدعو الى كثيره كيف ما كان.

ترجمہ: شہد اور گندم اور جوار اور جو کا نبیذ اگر چہ غیر پختہ ہو حلال ہے اور یہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نزدیک جب بغیر لھو اور طرب کے ہوں اس لئے کہ حضور علیہ السلام کا قول مبارک ہے کہ خمر ان دو درختوں سے ہی ہے اور آپ نے انگور اور کھجور کی طرف اشارہ فرمایا آپ نے تحریم کو ان دو کے ساتھ مختص کر دیا اور مراد بیان حکم ہے پھر کہا گیا اس کی اباحت کے لئے پختہ کرنا شرط ہے اور بعض نے کہا کہ پختہ کرنا شرط نہیں اور کتاب میں اسی کا ذکر ہے کیونکہ اس نبیذ کا قلیل غیر پختہ کثیر کیطرف جسطرح بھی ہو نہیں بلاتا۔

☆ قال الامام الشافعى رحمه الله تعالى : امن الناس عليّ فى الفقه محمد بن حسن ☆

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا شہد، انجیر، گندم، جوار اور جو کا نبیذ اگر چہ غیر مطبوخ ہو شیخین کے نزدیک حلال ہے اگر لھو اور طرب کی وجہ سے نہ ہو کیونکہ حدیث شریف "الخمر من هاتين الشجرتين" سے مراد بیان حکم ہے اور حکم سے مراد حرمت ہے جسکو حضور علیہ السلام نے ان دو درختوں کے ساتھ خاص فرما دیا ہے۔ یعنی دوسری اشیاء کے نبیذ سے حرمت کی نفی فرما دی ہے کیونکہ ضابطہ حصر یہ ہے **تخصيص شيئي بشيئي ونفيه عن غيره.**

اور آجکل الکحل کے اکثر اقسام کا ماخذ بھی مذکورہ اجناس ہوتی ہیں۔ لہذا الکحل کا بھی یہی حکم ہوگا۔

بدائع الصنائع میں ہے:

"اما الا شربة التي تتخذ من الا طعمته كا لحنطة والشعير والدخن والذرة والعسل والتين والسكر ونحوها فلا يجب الحد بشر بها لان شربها حلال عندهما و عند محمد وان كان حراما لكن هي حرمة محل الاجتهاد فلا يكون شربها جناية محضة فلا تتعلق بها عقوبة محضة ولا بالسكر منها وهو الصحيح لان الشرب اذا لم يكن حراما اصلافلا عبرة بنفس السكر كشرب البنج ونحوه (كتاب الحدود)

ترجمہ: لیکن وہ مشروبات جو مختلف طعاموں سے تیار کیے جاتے ہیں مثلاً، گندم اور جو اور باجرہ اور شہد اور انجیر اور گنا اور اس قسم کی اشیاء سے ان کے پینے میں حد نہیں ہے اس لئے ان کا پینا شیخین کے نزدیک حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر چہ حرام ہے لیکن یہ حرمت محل اجتھاد ہے، لھذا ان کا پینا خالص جنایت نہیں ہوگی اس لئے اس کی وجہ سے عقوبۃ اور حد محض جاری نہیں کی جائے گی اور نہ اس کے مسکر نبیذ پر حد ہوگی اور یہی صحیح ہے کیونکہ جس چیز کا شرب اصلاً حرام نہیں اس کے پینے سے نشہ آنے کا اعتبار نہیں ہوتا جیسے بھنگ وغیرہ پینے سے ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخین کے نزدیک گندم اور جو اور باجرہ اور جوار اور شھد اور انجیر اور گنا سے تیار ہونے والے مشروبات حلال ہیں چونکہ ان کا شرب حلال ہے اس لئے ان میں حد نہیں ہے۔ جیسے بھنگ وغیرہ کے پینے میں مطلقاً حد نہیں ہے۔

مذکورہ مشروبات میں حد کے حوالہ سے ہمارے علماء میں اختلاف ہے لیکن ہمارا مدعٰی ثابت ہے کہ مذکورہ مشروبات کی قلیل مقدار طاہر ہے جیسے بھنگ، افیون وغیرہ کی قلیل مقدار طاہر ہے۔

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

علامہ شامی فرماتے ہیں:

"حاصله انهما حيث حلا الا نبذة واوجبا الحد بالقدح المسكر منها لزم منها وجوب الحد بالسكر من باقي الا شربة كما هو قول محمد(۱۰/۳۷)

بحث کا خلاصہ یہ ہے جب شیخین نے نبیذوں کو حلال قرار دیا اور قدح مسکر پر حد کو واجب قرار دیا تو اس سے لازم ہے کہ باقی مشروبات میں مسکر مقدار پر حد واجب ہو جیسے کہ قول محمد ہے۔

آگے فرماتے ہیں:

"ولا يلزم من وجوب الحد بما يقع السكر ان يحرم القليل والكثير كمالا يخفى (۱۰/۳۷)

ترجمہ: مقدار مسکر پر حد کے وجوب سے یہ لازم نہیں آتا کہ قلیل اور کثیر حرام ہو جیسے مخفی نہیں ہے۔

یعنی مقدار مسکر پر وجوب حد سے لازم نہیں آتا کہ اس کا قلیل اور کثیر حرام ہو، اس عبارت سے بالکل واضح ہے کہ مشروبات مسکرہ کا قلیل حرام نہیں ہے۔

اس عبارت سے کچھ پہلے لکھتے ہیں:

والثالث نبيذ العسل والتين والشعير والذرة يحل سواء طبخ اولا بلا لهو وطرب (۱۰/۳۵ رد المختار)

ترجمہ: اور تیسری قسم شہد اور انجیر اور جو اور جوار کا نبیذ حلال ہے پختہ ہونا یا غیر پختہ ہونا برابر ہے جبکہ بغیر لھو اور طرب کے ہوا۔

اس سے قبل فرماتے ہیں:

"قوله فلو شرب ما يغلب اى يحرم القدر المسكر منه وهوالذى يعلم يقيناًاو بغالب الر اى نه يسكره (الخ)فالحرام هو القدح الا خير الذى يحصل السكر بشر به كما بسطه فى النهايه و غيرها (۱۰/۳۴ رد المختار)

ترجمہ: ماتن کا قول فلو شرب ما يغلب یعنی نبیذ کا مسکر مقدار حرام ہے اور وہ ایسی مقدار ہے جس کے پینے میں یقین ہو یا غلبہ ظن ہو کہ اس سے سکر آجائے گا پس آخری پیالہ حرام ہے جس کے پینے سے نشہ چڑھتا ہے نہایہ اور غیر نہایہ میں اسکو بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

معلوم ہوا مشروبات مسکرہ جو اجناس اور اطعمۃ سے تیار کئے جاتے ہیں ان کا قدح

اخیر جو مسکر ہوتا ہے حرام ہوتا ہے اس کا قلیل حرام نہیں ہوتا۔ اور ان مشروبات کا عین نجس نہیں ہوتا

فائدہ (۱) کثیر کے حرام اور قلیل کے حلال ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ اس مشروب کا عین نجس نہیں ہوتا لیکن اسکار کی حد تک مقدار کا پی لینا حرام ہوتا ہے۔ جس طرح دودھ کا عین حلال ہے لیکن اتنا زیادہ پی لینا کہ اس سے صحت کے لئے ضرر کا قوی اندیشہ ہو پینا حرام ہے یہی حکم ہر ماکول و مشروب میں ہوتا ہے۔ ہمارے اصحاب کو یہی بات سمجھ نہیں آتی وہ سمجھتے ہیں جب کثیر حرام ہے اور قلیل اس کا جز ہے اور حصہ ہے تو وہ کیوں حرام نہیں ہوتا۔

فائدہ (۲): اختلاف اس مشروب میں ہے جو مسکر ہے۔ اگر کسی مشروب میں اسکار کی صلاحیۃ ہی نہیں تو اس کے حلال ہونے میں کسی کو شک نہیں لھذا بعض جہلاء کا یہ کہنا کہ مذکورۃ عبارات مین وہ مشروب مراد ہیں جن میں اسکار کی صلاحیت نہیں غلط ہیں۔ ورنہ اختلاف نہ ہوتا۔

اب کچھ حوالہ جات تفاسیر سے ملاحظہ فرمائیں

علامہ قرطبی اپنی شہرہ آفاق تفسیر "احکام القرآن" میں آیت "ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکر او رزقا حسنا (نحل ۶۷) کے تحت لکھتے ہیں

قال الحنفیون المراد بقول سکر اما لا یسکر من الانبذۃ والدلیل علیہ ان اللہ تعا لیٰ سبحانہ امتن علی عبادہ بما خلق لھم من ذالک ولا یقع الامتنان الا بمحلل لا بمحرم فیکون ذالک دلیلاً علی جواز شرب دون المسکرِ من النبیذ فاذاانتھی الی السکر لم یجز وعضدو اھذامن السنۃبما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال حرم اللہ الخمر بعینھا والسکر من غیرھا.وبما رواہ المالک بن نافع عن ابن عمر قال رئیت رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الرکن ودفع الیہ القدح فرفعہ الی فیہ فوجدہ شدیدا فردہ الی صاحبہ فقال لہ حینئذ رجل من القوم یا رسول اللہ احرام ھو فقال علی بالر جل فاتی بہ فاخذ منہ القدح ثم دعا بماء فصبہ فیھا ثم رفع الی فیہ فقطب ثم دعا بماء ایضا فصبہ فیہ ثم قال اذا اغتلمت علیکم ھذہ الا وعیۃ فاکسرو امتو نھا بالماء.

ترجمہ: سورہ نحل کی آیت ۶۷ کہ وہ بناتے ہیں کھجوروں اور انگوروں سے نشہ دینے والے

مشروبات اور اچھا رزق۔ حنفی علماء کہتے ہیں سکراً سے مراد نبیذ مسکر کا وہ مقدار ہے جو نشہ نہ دے اس پر دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احسان کا اظہار فرمایا کہ میں نے تمھارے لئے انگور اور کھجور پیدا کی جس سے تم مسکر مشروبات تیار کرتے ہو اور احسان حلال مشروب کے ساتھ ہوتا ہے حرام کے ساتھ نہیں ہوتا یہ دلیل ہے کہ نبیذ کا وہ مقدار جس میں سکر نہیں ہے اس کا پینا جائز ہے نبیذ کی مقدار سکر کی حد کو پہنچے تو اس کا پینا جائز نہیں۔ اور حنفی علماء اس قول کی تائید میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ :" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خمر کے عین کو حرام فرمایا اور غیر خمر سے ہر مسکر کو اور اس قول کی تائید اس روایت بھی کرتے ہیں کہ جس کو ابن عمر سے مالک بن نافع نے رویت کیا کہ ابن عمر کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو حضور اکرم ﷺ کی طرف آتے دیکھا آپ رکن کے پاس تھے اس نے مشروب کا پیالہ پیش کیا آپ نے پینے کے لئے منہ کی طرف اٹھایا تو آپ نے اس کو شدید پایا پس وہ پیالہ اس آدمی کو واپس کر دیا اس وقت قوم سے ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ مشروب حرام ہے، آپ نے فرمایا اس آدمی کو بلاؤ، وہ آدمی لایا گیا، آپ نے اس سے وہ پیالہ لے لیا پھر پانی منگوا کر اس میں ڈالا پھر پینے لگے تو ماتھے پر شکن ڈالا پھر مزید پانی منگوا کر اس میں ڈالا (پھر شاید پی لیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا جب یہ برتن (مشروب) حد سے تجاوز کر جائیں تو ان کی شدت کو پانی سے ختم کر دو یعنی اس کے بعد پیا کرو۔

معلوم ہوا جو مشروب حضور علیہ السلام کو پیش کیا گیا تھا وہ مسکر تھا لیکن پانی ڈالنے سے اسکی اسکار والی صلاحیت زائل ہوگئی تو آپ نے تناول فرما لیا۔ اگر نبیذ مسکر کا عین حرام اور نجس ہوتا تو پانی ڈالنے سے اس کی تیزی ختم کرنے سے طاہر اور حلال نہ ہوتا۔ اور اگر وہ مشروب مسکر نہیں تھا تو پانی سے اس کی شدت کیوں کم کی گئی

وروی انه علیه السلام کان ینبذ له فیشربه ذالک الیوم فاذا کان من الیوم الثانی او الثالث سقاه الخادم اذا تغیر ولو کان حراما ما سقاه ایاه (قرطبی)

ترجمہ: روایت ہے کہ آپ ﷺ کے لئے نبیذ بنایا جاتا آپ ﷺ اس دن اس کو تناول فرماتے رہتے جب دوسرا یا تیسرا دن ہو جاتا اور اس میں تغیر پیدا ہو جاتا تو آپ ﷺ اپنے خادم کو پینے کے لئے عطا فرماتے اگر نبیذ متغیر حرام ہوتا تو آپ ﷺ خادم کو نہ پلاتے۔

قال الطحاوی و قد روی ابو عون الثقفی عن عبد الله بن شداد عن ابن

عباس قال حرمت الخمر بعينها القليل منها والكثير والسكر من كل شراب

ترجمہ: علامہ طحاوی فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ خمر بعینہ قلیل اور کثیر حرام کر دیا گیا ہے اور باقی مشروبات سے صرف وہ مقدار حرام ہے جس میں نشہ ہو یعنی ان کا قلیل حرام نہیں ہے (تنبیہ) مذکورہ روایات سے کھجور اور انگور سے کشید کردہ نبیذ کے قلیل مقدار کی حلت بھی ثابت ہوتی ہے جس کو فقہائے کرام احتیاطاً حرام کہتے ہیں اور ولامہ طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ نبیذ بالکل حلال ہے۔

مشہور مفسر ابوبکر جصاص تفسیر احکام القرآن میں لکھتے ہیں

حدثنا (الی) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام فقلنا يابن عباس ان هذا النبيذ الذى نشرب يسكرنا قال ليس هكذا ان شرب احد كم تسعة اقداح لم يسكر فهو حلال فان شرب العاشر فاسكره فهو حرام

(احكام القران)

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر حرام ہے، ہم نے کہا، اے ابن عباس! ہم جو نبیذ پیتے ہیں مسکر ہوتا ہے، آپ نے جواب دیا ایسا نہیں ہے اگر تمہارا ایک، نو پیالے نبیذ پی لے اور نشہ نہ آئے تو وہ حلال ہے اگر دسواں پیالہ پینے سے سکر آجائے تو یہ حرام ہے۔

حدثنا (الی) عن الاشعرى قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعاذا الى اليمن فقلت يارسول الله انک تبعث الى ارض بها اشربة منها البتع من العسل والمزر من الشعير والزرة يشتد حتى يسكر قال واعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم جوامع الكلم فقال انما حرم المسكر الذى يسكر عن الصلوة.

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ مجھے اور معاذ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یمن بھیجنے لگے تو میں نے عرض کیا آپ ہمیں ایسی جگہ بھیج رہے ہیں جہاں مختلف شرابیں پی جاتی ہیں ان میں سے ایک کا نام بتع ہے جو شہد سے تیار ہوتی ہے ایک کا نام مزر ہے جو جوار اور جو سے تیار کی جاتی ہے وہ اتنی سخت ہوتی ہے کہ نشہ آور ہو جاتی ہے، کہتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جوامع الکلم کی فضیلت عطا کی گئی تھی آپ نے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

فرمایا وہ مسکر حرام ہے جو نماز سے رکاوٹ بنے۔ فرماتے ہیں:

"فاخبر علیه الصلوة والسلام فی هذ الحدیث ان المحرم ما یوجب السکر دون غیره"

(یعنی) آپ نے اس حدیث میں خبر دی ہے کہ حرام وہ مقدار ہے جس میں سکر ہو، نہ وہ مقدار جس میں سکر منفی ہو۔

معلوم ہوا نبیذ مسکر کی قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے۔

وحدثنا(الی) عن علی قال سئالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم الخمر بعینها والسکر من کل شراب . وفی هذالحدیث ایضا بیان ما حرم من الاشربة سوی الخمر وهو مایوجب السکر .

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے سال شرابوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا خمر کا عین حرام ہے اور باقی شرابوں سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔ ابوبکر جصاص فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی خمر کے علاوہ مشروبات میں اس مقدار کی حرمت کا ذکر ہے جو موجب سکر ہو۔

عن ابی بردة قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اشربوا فی الظروف ولا تسکرو ا (الی) ومعلوم ان مراده ما یسکر کثیره الا تری انه لا یجوز ان یقال اشربو ا الماء لا یسکر بوجه ما فثبت ان مراده اباحة شرب قلیل ما یسکر کثیره

ترجمہ: حضرت ابو بردۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضور کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا سب برتنوں میں (مشروبات) پیو لیکن نشہ نہ کرو (الی) یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی مراد وہ مشروب ہے جس کا کثیر مسکر ہوتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ یہ کہنا جائز نہیں کہ کہا جائے پانی پیو لیکن نشہ نہ کرو کیونکہ پانی کسی مقدار میں نشہ آور نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ مشروب جس کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل مباح ہے۔

علامہ جصاص فرماتے ہیں اب ہم بعض صحابہ کرامؓ کی نبیذ شدید کے شرب کے حوالہ سے بعض روایات ذکر کرتے ہیں جبکہ کتاب الاشربہ میں ایک معتد بہ حصہ ذکر کر چکے ہیں

حدثنا نعیم بن صیاد قال کنا عند یحی بن سعید الکتان بالکوفة وهو یحدث

فی تحریم النبیذ فجاء ابوبکر بن عیاش حتی وقف علیه فقال ابوبکر اسکت یاصبی حدثنا الا عمش بن ابراهیم عن علقمة قال شربنا عند عبدا لله بن مسعود نبیذا صلبا آخره یسکر.

ترجمہ: نعیم بن صیاد کہتے ہیں کہ ہم یحیٰ بن سعید کتان کے پاس کوفہ میں تھے وہ نبیذ کی تحریم میں باتیں کر رہے تھے ابو بکر عیاش آئے اور بولے اے صبی خاموش ہوجا ہمیں اعمش بن ابراہیم نے علقمہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس نبیذ پیا جو
کہ ایسا سخت تھا جس کا آخر مسکر ہوتا ہے۔

عن عمر و بن میمون قال شهدت عمر ابن الخطاب حین طعن وقداتی بالنبیذ فشربه قال عجبنا من قول ابی بکر لیحی اسکت یاصبی

ترجمہ: عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں عمر بن خطاب کے پاس حاضر ہوا جب انہیں زخمی کر دیا گیا تھا ان کے پاس نبیذ لایا گیا آپ نے نبیذ پیا تو ہمیں تعجب ہوا ابوبکر کے اس قول سے جو انہوں نے یحیٰ بن سعید کو کہا تھا کہ خاموش ہو اے صبی یعنی ابوبکر نے صحیح کہا تھا۔

عن سعید و علقمة ان اعرابیا شرب من شراب عمر فجلده العمر الحد فقال الاعرابی انما شربت من شرابک فدعا عمر شرابه فکسره با لماء ثم شرب منه وقال من رابه من شرابه شیئی فلیکسره بالماء.

ترجمہ: حضرت سعید اور علقمہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر کے مشروب سے مشروب پی لی تو حضرت عمر نے اس پر حد قائم فرمائی اعرابی نے کہا میں نے آپ کے مشروب سے مشروب پی تھی تو حضرت عمر نے اپنی مشروب منگوائی اس کو پانی سے توڑا پھر آپ نے اس سے مشروب پی اور فرمایا اگر کسی کو مشروب سے کوئی چیز شک میں ڈالے تو وہ اسے پانی سے توڑ لے اور پھر پی لے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر کی مشروب مسکر ہو چکی تھی اس لئے اعرابی کو حد لگائی گئی لیکن پانی ملانے سے اس کی شدت کم ہوگئی تو آپ نے پی کر فرمایا تم لوگ اسی طرح کر لیا کرو اگر یہ قاعدہ ہوتا کہ جس مشروب کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل بھی حرام اور نجس ہوجاتا ہے تو حضرت عمر مذکورہ مشروب میں پانی ملا کر نہ پیتے۔

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

عن ام سليم وابى طلحة انهما كانا يشربان نبيذ الذبيب والتمر يخلطانه فقيل له يا ابا طلحةان رسول صلى الله عليه وسلم نهى عن هذا فقال انما نهى عنه للعوذ فى ذالک الزمان كما نهى عن الاقرآن.

ترجمہ: ام سلیم اور ابی طلحہؓ سے روایت ہے کہ وہ زبیب اور کھجور دونوں کے نبیذ کو ملا کر پیتے تھے اسے کہا گیا اے ابا طلحہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ابوطلحہؓ نے کہا اس زمانہ میں تنگی کی وجہ سے منع کیا گیا تھا جیسے دونوں کو ملا کر کھانے سے منع کیا گیا تھا۔

علامہ بصاص فرماتے ہیں

وما روى عن لنبى صلى الله عليه وسلم فى هذاالباب كثير قد ذكرنا منه طرفا فى كتابنا الاشربة وكرهت التطويل باعادته هنا و ماروى عن احد من الصحابةوالتابعين تحريم الاشربة التى تبيحها اصحابنا فيما نعلم وانما روى عنهم تحريم نقيع الزبيب والتمر ومالم يردمن العصير الى الثلث الى ان نشاء قوم من الحشوتصنعوافى تحريم ولو كان النبيذ محرما لورد النقل به مستفيضالعموم البلوى كانت به اذ كانت عامة اشربتهم نبيذ التمر والبسر كما ورد تحريم الخمر وقد كانت بلوا هم بشرب النبيذ اعم منها بشرب الخمرلقلتها كانت عندهم وفى ذالک دليل على بطلان قول موجبى تحريم وقد استقصنيا الكلام فى ذالک من سائر و جوهه فى الاشربة (۵۶۴ احكام القرآن)

ترجمہ: اس باب میں حضور کریم ﷺ سے جو احادیث مروی ہیں وہ کثیر ہیں اور ان میں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب الاشربۃ میں ذکر کر دیں ہیں، تطویل کی کراہت کی وجہ سے یہاں اس کا اعادہ نہیں کرتے صحابہ کرام اور تابعین میں سے کسی ایک سے ان مشروبات کی حرمت مروی نہیں جنکو ہمارے احناف مباح فرماتے ہیں۔ ہمارے اصحاب سے صرف نقیع الزبیب اور تمر اور انگوروں کا وہ عصیر جو پکانے سے ثلث تک نہ جا پہنچا ہو کی تحریم مروی تھی یہاں تک کہ حشویہ کی قوم ظاہر ہوئی، انہوں نے عوام کے لئے تحریم کی شدت میں تصنع کیا اگر بالفرض نبیذ حرام ہوتا تو اس کی نقل مشہور ہوتی جس طرح خمر کی تحریم منقول اور مشہور تھی۔ کیونکہ عموم بلوی تھا ان کا عام مشروب تمر اور بسر کا نبیذ ہوتا تھا۔ بلکہ شرب خمر سے زیادہ نبیذ کے شرب میں عموم بلوی تھا کیونکہ خمر کم تھا اس میں نبیذ کی تحریم کے موجبین

کے قول پر بطلان کی دلیل ہے، اس باب میں ہم نے کتاب الاشربۃ میں تمام وجوہ سے پوری کلام ذکر کی ہے۔(احکام القرآن)

علامہ جصاص" انما یرید الشیطان ان یوقع العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر الایة" کے تحت لکھتے ہیں

ومن الناس من یستدل به علی تحریم النبیذ اذ کان اسکر منه یوجب من العداوة والبغضاء مثل ما یوجبه السکر فی الخمر وهذا المعنی لعمری موجود فیما یوجب السکر منه غیر موجود فی مالا یو جبه ولا خلاف فی تحریم ما سکر منه واما قلیل الخمر فلیست هذه العلة موجودة فیه فهو محرم بعینه ولیس فیه علة تقتضی تحریم قلیل النبیذ (۴۶۶ ا احکام القرآن)

ترجمہ: بعض لوگ اس آیت سے نبیذ کے (قلیل اور کثیر) مقدار کی تحریم پر استدلال کرتے ہیں کیونکہ جب نبیذ مسکر ہوگا تو وہ عداوۃ اور بغضاء کا موجب ہوگا جیسے خمر کا مقدار مسکر عداوۃ اور بغضاء کے لئے موجب ہوتا ہے یعنی جسطرح خمر کا قلیل بھی حرام ہے اس طرح نبیذ کا قلیل بھی حرام ہوگا آپ فرماتے ہیں مجھے اپنی عمر کی قسم یہ علت اس مقدار میں موجود ہے جو مسکر ہوتی ہے اور جو مقدار موجب سکر نہیں اس میں یہ علت موجود نہیں۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ موجب السکر مقدار حرام ہے (یعنی) اختلاف قلیل مقدار میں ہے) لیکن خمر کا قلیل اس میں اگر چہ یہ علت (بغضاء اور عداوۃ) نہیں ہوتی لیکن اس کا تو عین حرام ہے اور نبیذ کے قلیل مقدار کی تحریم کے لئے کوئی علت نہیں ہے۔ (اور نہ عین اس کا حرام ہے) معلوم ہوا نبیذ کا قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے اور یہ بات صحیح نہیں کہ جس شراب کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل بھی حرام ہوتا ہے۔

ایک جگہ لکھتے ہیں:

وذکرنا ماروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام وکل شراب اسکر فهو حرام وما اسکر کثیره فقلیله حرام ونحوها من الاخبار والمعنی فی هذه الاخبارحال وجود الاسکار دون غیرها الموافق لما ذکرنا من الاخبار النافیةلکونها خمراوما ذکرمن دلالة الاجماع وقد تواتر ت الآثار عن جماعة من علیه السلف شرب النبیذ الشدید منهم عمر و عبدالله و ابو درداء

میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید)

وبريدة فی آخرين قد ذكرنا هم فی كتابنا فی الاشربة روی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه شرب من النبيذ الشديد فی اخبار اخر فينبغی علی قول هذا القائل ان يكونوا قد شربوا خمرا(۴۶۳، احكام القرآن)

ترجمہ: اور ہم نے نبی کریم ﷺ سے روایات کا ذکر کردیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور ہر وہ شراب جو مسکر ہو وہ حرام ہے اور ہر وہ جس کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل حرام ہے اور اس کی قسم کی دوسری خبریں۔ ان اخبار مرویۃ کا معنی اسکار کے وجود کے وقت حرمت کا ہے غیر مسکر ہونے کی حالت میں حرمت نہیں ہے یہ معنی اس لئے ضروری ہے تاکہ ان اخبار کی ان اخبار کے ساتھ موافقت ہو جائے جن میں خمر ہونے کی نفی ہے اور خمر نہ ہونے پر اجماع کی دلالۃ کا ہونا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تاکہ اس اجماع کے ساتھ بھی مذکورہ اخبار کی موافقت ہو جائے اور ایسے آثار اور روایات سلف سے بتواتر منقول ہیں جن میں نبیذ شدید کے شرب کا صحابہ کرام سے ذکر ہے ان میں حضرت عمر اور عبداللہ اور ابوالدرداء اور بریدہؓ سرفہرست ہیں۔ انکا ہم نے کتاب الاشرباء میں ذکر کیا ہے اور حضور ﷺ کے لئے دوسری اخبار میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے نبیذ شدید تناول فرمایا اگر اس قائل کے قول کہ ہر مسکر خمر ہے کو صحیح مان لیا جائے تو لازم آئے گا کہ ان سب نے خمر تناول فرمایا ہو (العیاذ باللہ)(۴۶۳ احکام القرآن)

علامہ جصاص نقل کرتے ہیں:

عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنب وهذاالخبر يقتضی علی جميع ماتقدم ذكره فی هذاالكتاب بصحةسنده وقد تضمن نفی اسم الخمر عن الخارج من غير هاتين الشجرتين لان قوله الخمر اسم للجنس فاستو عب بذالک جميع ما يسمی خمرا فانتفی بذالک ان يكون الخارج من غيرهما مسمی باسم الخمر(الی) وهو علی اول الخارج منهمامما يسكر منه وذالک هوالعصير النئی المشتد ونقيع التمر و اليسر قبل ان تغيره النار لان قوله منهما يقتضی اول خارج منهما مما يسكر(۴۶۲ احكام القرآن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خمر کھجور اور انگور کے درختوں سے ہوتا ہے۔ یہ حدیث صحۃ سند کی وجہ سے اس کتاب میں مذکورشدہ سب روایات پر غالب

اور راجح اور قاضی ہے اور یہ خبر ان دو درختوں کے غیر سے خارج مشروب سے اسم خمر کی نفی کو متضمن ہے کیونکہ الخمر اسم جنس ہے تمام خمر کے اقسام کو محیط ہے اس سے ان دو درختوں کے غیر سے خارج شراب سے خمر کے نام کی نفی ہو جاتی ہے اور اس سے مراد اول خارج ہوگا جو کہ مسکر ہو اور اول خارج مسکر انگوروں کا وہ کچہ شیرہ ہے جس میں شدۃ ہو اور نقیع التمر والبسر ہے قبل اس کے کہ ان کو آگ متغیر کر دے کیونکہ من کا لفظ تقاضا کرتا ہے کہ اول مسکر مراد ہو۔

مذکورہ عبارت کا مفہوم واضح ہے کہ مشروبات اربع معروفہ کا جن کا ماخذ انگور اور کھجور ہیں حرام ہیں ان کا قلیل اور کثیر حرام ہے لیکن ان کے علاوہ مشروبات کا اگر کثیر مسکر ہو تو کثیر حرام ہے لیکن قلیل حرام نہیں ہے ورنہ الخمر والی حدیث میں حصر کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کما مر عن الفتح

کچھ جامع الرموز سے

علامہ قہستانی نے جامع الرموز میں فرمایا

وحل العصير المثلث العنبى مشتد او قاذ فابا لذبد كما فى الحقائق وغيره فمادام حلو احل شربه بلا خلاف واذا قذف بالذبدحل عند الشيخين مالم يسكر و يحرم عند محمد (۲/۳۳۳ جامع الرموز) وهو (قول الشيخين) الصحيح لان الخمر موعودة فى العقبى فينبغى ان يحل من جنسه فى الدنيا انموذجاتر غيبا كما فى المضمرات ولئلا يلزم تفسيق الصحابة رضى الله عنهم وكان عمر استشار الناس فيما يستمرئ الطعام ويقوى علے الطاعة فى ليالى رمضان ليعطى الفقراء بعد الطعام فقال رجل من النصارى انا نصنع شرابا فى صومنا فصب عمر عليه ماء فشرب ثم ناول عبادة وامر العمار ان يتخذ للناس للاستمراء كما فى الكرمانى.

ترجمہ: عصیر مثلث عنبی معروف حلال ہے جب کہ شدید اور جھاگ چھوڑنے والا ہو جیسا کہ حقائق اور غیر حقائق میں مذکور ہے جب تک مثلث عنبی میٹھی ہوگی اس کا پینا بلا خلاف حلال ہے اور جب جھاگ چھوڑنے لگے تو شیخین کے نزدیک وہ مقدار جو مسکر نہیں حلال ہے اور امام محمد کے نزدیک مطلقا حرام ہے۔

مصنف فرماتے ہیں شیخین کا قول صحیح ہے کیونکہ خمر کے شرب پر آخرت میں وعید ہے مناسب ہے کہ آخرت کی ترغیب کے لئے دنیا میں اس کی جنس سے ایک نمونہ حلال ہو جیسے مضمرات

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

میں ہے اور شیخین کا قول اس لئے صحیح ہے تا کہ صحابہ کرام کی تفسیق لازم نہ آئے حضرت عمر نے لوگوں سے اس عصیر میں مشورہ فرمایا جو طعام کو ہضم کر دے اور رمضان کی راتوں میں طاعۃ پر قوۃ عطا کرے تا کہ فقراء کو کھانے کے بعد وہ مشروب دیا جائے تو نصاری سے ایک آدمی نے کہا ہم اپنے روزوں میں مشروب بناتے ہیں اور وہ مثلث لے آیا۔ حضرت عمر نے اس میں پانی ملایا، خود پیا، پھر حضرت عبادۃ کو دیا پھر حضرت عمار کو حکم دیا کہ وہ اسی قسم کا مشروب تیار کر کے لوگوں کو پلائے (جامع الرموز)

معلوم ہوا اس مثلث کے کثیر میں سکر تھا ورنہ پانی نہ ملاتے اور اس کا قلیل مقدار نجس نہیں تھا ورنہ پانی ملانے سے نجس پاک نہیں ہوا کرتا۔ نیز معلوم ہوا اگر قلیل مقدار کو بھی حرام کہا جائے تو صحابہ کرام کی تفسیق لازم آئے گی۔

پھر فرمایا:

وحل نبیذ التمر ونبیذ الزبیب مطبو خا ادنیٰ طبخة وان اشتد اذا شرب مالم یسکر ای یغلب الهذیان به من المثلث والنبیذین ظنامنه (الی)وما اسکر من القدح الا خیر هو المحرم عندهما لانه العلة معنی کما فی الحقائق وغیره (الی) فالحرام هو السکر فحسب(۳۳۴ جامع الرموز)

ترجمہ: تمر کا اور زبیب کا نبیذ جس کو ہلکا سا پختہ کر لیا جائے حلال ہے اگر چہ اس میں شدۃ پیدا ہو جائے جب اتنا مقدار پیا جائے کہ سکر اور نشہ نہ چڑھے یعنی مثلث اور نبیذیں سے ہذیان نہ بکنے کا ظن ہو اور جو آخری پیالہ مسکر ہے وہی شیخین کے نزدیک حرام ہے کیونکہ وہی (سکر) معنی علت ہے. جیسا کہ حقائق وغیرہ میں ہے (الی) پس حرام وہ مقدار ہے جو نشہ آور ہے فقط (۳۳۴ جامع الرموز)

معلوم ہوا نشہ آور مشروب اگر چہ کھجوروں اور انگوروں سے تیار کیا گیا ہو لیکن آگ کے ذریعہ تیار ہوا ہو اس کا مقدار قلیل بھی شیخین کے نزدیک طاہر اور حلال ہے یعنی نقیع التمر اور زبیب نہ ہو بلکہ نبیذ ہو۔ ان دونوں میں پختہ اور نا پختہ کا ہے۔

پھر ایک جگہ لکھتے ہیں:

وحل عندهما خلا فا لمحمد نبیذ العسل ونبیذ التین ونبیذ البر ونبیذ الشعیر ونبیذ الذرة والم یطبخ (الی)حاصله ان شرب نبیذ الحبوب والحلاوات بشرطه حلال عند الشیخین فلا یحد السکر ان منه ولا یقع طلاقه وحرام عند محمد فیحد ویقع کما فی الکافی (۳۳۵ جامع الرموز)

☆ قال الامام الشافعی رحمه الله تعالی : امن الناس علیّ فی الفقه محمد بن حسن ☆

ترجمہ: برخلاف امام محمد کے شیخین کے نزدیک شہد کا نبیذ اور انجیر گندم جو جوار کا نبیذ اگرچہ غیر مطبوخ ہو حلال ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حبوب اور حلاوات کے نبیذ کا پینا بشرطیکہ نشہ نہ دے (قلیل مقدار ہو) شیخین کے نزدیک حلال ہے لہذا اگر نشہ چڑھ جائے تو شیخین کے نزدیک نہ اس میں حد ہے اور نہ طلاق واقع ہوگی کیونکہ اصل حلال ہے لیکن امام محمد کے نزدیک اس پر حد ہوگی اور اس کی طلاق بھی واقع ہو جائے گی۔

یعنی مقدار کثیر مسکر کی شرب میں اقامۃ حد اور وقوع طلاق میں اختلاف ہے۔

مذکورۃ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کھجور اور انگور کے علاوہ اشیاء سے تیار کئے گئے مشروبات مسکر کی قلیل مقدار میں امام محمد کے نزدیک بھی حد نہیں ہے اگرچہ ان کے نزدیک قلیل مقدار حرام ہے۔

۱) خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خمر مطلقا بالاتفاق حرام اور نجس ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے۔ اس کے قلیل اور کثیر کے شرب میں حد ہے۔ اس کا عین نجس ہوتا ہے۔

۲) نقیع التمر اور نقیع الزبیب اور العصیر مشروبات ثلاثہ جن کی تعریفیں کتب فقہ میں مذکور ہیں یہ بھی اکثر علماء کے نزدیک مطلقاً حرام اور نجس ہیں لیکن ان کی حرمت کا منکر کافر نہیں اور غیر مسکر مقدار میں حد بھی نہیں ان تینوں کا ماخذ انگور اور کھجور ہوتے ہیں۔ خشک کھجور کے کچے شیرہ سے تیار مشروب نقیع التمر کہلاتا ہے اور خشک انگوروں کے کچے شیرہ سے تیار مسکر مشروب نقیع الزبیب کہلاتا ہے اور العصیر تازہ انگوروں کے شیرہ کو آگ پر پختہ کر کے مسکر مشروب تیار کیا جاتا ہے اسے فقہاء کی اصطلاح میں العصیر کہا جاتا ہے۔ اگر انگوروں اور کھجوروں سے مشروب مذکورہ طریقوں سے ہٹ کر بنایا جائے تو وہ نبیذ کہلائے گا جس میں نشہ آور کثیر مقدار کی حرمت میں ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے لیکن اقامۃ حد اور وقوع طلاق میں اختلاف ہے اور اس نبیذ کے قلیل مقدار میں اختلاف ہے کہ شیخین کے نزدیک حلال اور طاہر ہے اور امام محمد کے نزدیک حرام ہے لیکن اسکے قلیل میں بالاتفاق حد نہیں ہے اور نقیع التمر اور زبیب اور العصیر میں تین روایات ہیں؛ نجاست غلیظۃ یا نجاست خفیفۃ یا طہارۃ یعنی ان کے عین کے نجس ہونے میں اختلاف ہے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک ان کا عین نجس ہے۔ لہٰذا ان تینوں مشروبات کا قلیل اور کثیر نجس ہے لیکن امام طحاوی کے نزدیک یہ تینوں مشروبات حلال اور طاہر ہیں۔ (کتاب الاشربۃ)

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

جو چار مشروبات حرام ہیں ان کی تعریفیں

ھدایۃ میں خمر کی تعریف یہ ہے کہ: " الخمر وهي النئی من ماء العنب اذا صار مسكرا

ایک عبارت یہ ہے:"هی عصير العنب اذا غلى و اشتد وقذف با لذبد

یعنی خمر انگوروں کے پانی سے کچہ شیرہ ہے جب نشہ آور ہو جائے یا وہ انگوروں کا عصیر ہے جب اس میں کھولنا اور شدۃ پیدا ہو جائے اور جھاگ چھوڑ دے۔

۲ ا ما العصير اذا طبخ يذهب اقل من ثلثيه وهو المطبوخ ادنى طبخة

یعنی عصیر وہ ہے کہ انگوروں کا شیرہ آگ پر پکایا جائے حتیٰ کہ اس کا دو تہائی سے کم اڑ جائے یہ وہ شیرہ ہوتا ہے جس کو تھوڑا سا پکایا جاتا ہے اور اگر پورا دو تہائی حصہ اڑ جائے تو وہ مثلث کہلاتا ہے اور یہ حلال ہے ۔ ہمارے نزدیک عصیر کا قلیل اور کثیر مقدار حرام ہے لیکن امام اوزاعی کے نزدیک مباح ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے۔

قال الاوزاعی انه مباح وهو قول بعض المعتزله لانه مشروب طیب و لیس بخمر (۱۰/۱۲۳ فتح القدير)

۳ اما نقيع التمر وهو السكر وهو النئى من ماء التمر اى الرطب فهو حرام مكروه وقال شريك بن عبد الله انه مباح

ترجمہ: لیکن نقیع التمر اس کا نام سکر بھی ہے وہ تر کھجوروں کے کچہ شیرہ مسکرہ کا نام ہے وہ حرام مکروہ ہے اور شریک بن عبداللہ کے نزدیک مباح ہے۔

۴۔ واما نقيع الذبيب وهو النئى من ما ء الزبيب فهو حرام اذا اشتد وغلى و يتأتى فيها خلاف الاوزاعى

ترجمہ: لیکن نقیع الزبیب وہ نقیع زبیب (کشمش) کے کچہ شیرہ مسکرہ کا نام ہے جب اس میں شدۃ اور غلیان پیدا ہو اس کو بھی اوزاعی مباح کہتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک یہ چاروں مشروب حرام ہیں۔

درمختار اور ردالمختار میں ہے:

☆ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۶۴ ہجری اور سن وصال ۲۴۱ ہجری ہے ☆

الحلال منها اربع انواع الاول نبيذ التمر والزبيب ان طبخ ادنى طبخة حل شربه الثاني الخليطان من الزبيب والتمر اذا طبخ ادنى طبخة وان اشتد يحل بلا لهو الثالث نبيذ العسل والتين والبرو والشعير و والذرة يحل سواء طبخ اولابلا لهو وطرب الرابع المثلث العنبى وان الشتد وهو ماطبخ من ماء العنب حتى يذهب ثلثاه اذاقصد به استمراء الطعام والتداوى والتقوى على طاعة الله ولو للهو لا يحل .

ترجمہ: چار قسم کے مشروبات حلال ہیں ۔ پہلا قسم زبیب اور تمر کا وہ نبیذ ہے جسے تھوڑا پکا لیا جائے، اس کا شرب اور پینا حلال ہے، دوسرا قسم زبیب اور تمر سے تھوڑا پکانے پر حاصل ہونے والا خلیطان ہے اگر چہ اس میں شدۃ آجائے، یہ خلیطان بغیر لہو کے پینا حلال ہے ۔تیسرا قسم شہد اور انجیر اور گندم اور جو اور جوار کا نبیذ ہے ۔ یہ حلال ہے، اسے پختہ یا نہ ، بغیر لہو کہ ہو چوتھا قسم مثلث عنبی اگر چہ شدید ہو وہ یہ ہے کہ انگوروں کے کچہ شیرہ کو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی ختم ہو جائے جب اس سے طعام کا ہضم کرنا اور دوا اور طاعۃ اللہ پر قوۃ مقصود ہو تو حلال ہے اور لہو لعب کے لئے اس کا شرب حلال نہیں اس پر اجماع ہے(دقائق) بحوالہ درمختار ۱/۳۵

ہمارے علم کے مطابق الکوحل کے اکثر اقسام گندم جو جوار لکڑی وغیرہ سے تیار کئے جاتے ہیں اور الکحل کو آگ سے گذارا جاتا ہے لہذا الکحل کا حکم نبیذ الاجناس والا حکم ہونا چاہئے اور بداھۃ معلوم ہے کہ موجودہ الکحل پر خمر اور دیگر حرام مشروبات کی تعریفیں صادق نہیں آتیں امام محمد کے قول پر جب یہ اعتراض ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کل مسکر حرام سے جنس مسکر یعنی قلیل اور کثیر مراد ہے لہذا ہر مسکر کا قلیل اور کثیر مراد ہوگا تو لازم آئے گا کہ جامد اشیاء جیسے افیون ، بھنگ ، زعفران وغیرہ کا قلیل بھی حرام ہو کیونکہ ان کا کثیر بھی مسکر ہوتا ہے۔آپ کے نزدیک جس چیز کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل بھی حرام اور نجس ہوتا ہے تو ان کی طرف سے علامہ شامی نے جواب ذکر کیا کہ آپ کے نزدیک مائع مشروبات کا یہ حکم ہے اور جامد مسکر اشیاء میں یہ حکم نہیں ہے یعنی کل مسکر عام مخصوص منہ البعض ہے۔کل مسکر کے لفظ سے جامد اشیاء خارج ہیں بلکہ ان جامد اشیاء کا کثیر تو حرام ہے اور قلیل طاہر اور حلال ہے یہ فرق معلوم نہیں ہوسکا کہ علامہ شامی نے کہاں سے اخذ فرمایا ۔لیکن شیخین کی طرف سے حرف جامد کے ساتھ تخصیص کا انکار کیا جا سکتا ہے کہ جب جامد اشیاء کے قلیل اور کثیر کا حکم مختلف ہے تو مائع اشیاء میں مختلف کیوں نہیں ہوسکتا، لہذا جامد اشیاء کی طرح مائع مشروبات کا بھی قلیل طاہر اور کثیر حرام ہوگا ۔

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

اس حوالہ سے چند عبارات ملاحظہ ہوں۔

وفی النهر التحقيق ما فی العناية ان البنج مباح لانه حشيش وان السكر منه حرام (درمختار) (كتاب الحدود)

یعنی فقہ کی معتبر کتاب نہر میں ہے کہ جو کچھ عنایہ میں ہے وہ تحقیق ہے کہ بھنگ مباح ہے کیونکہ وہ ایک گھاس ہے لیکن نشہ دینے والی مقدار حرام ہے۔

علامہ شامی اس کے تحت لکھتے ہیں کہ:

قوله ان البنج مباح، قيل هذا عندهما وعند محمد ماأسكر كثيره فقليله حرام وعليه الفتوى كما يأتي اه

علامہ فرماتے ہیں بعض علماء نے فرمایا کہ بنج کا مباح ہونا شیخین کا مذہب ہے لیکن امام محمد کے نزدیک جس چیز کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل بھی حرام ہوتا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے جیسے آئندہ اس کا ذکر ہوگا۔

علامہ شامی اس کا رد فرماتے ہیں:

اقول المراد بما سكر كثيره من الاشربة وبه عبر بعضهم والا لزم تحريم القليل من كل جامد اذا كان كثيره مسكرا كالزعفران والعنبر ولم ارمن قال بحرمتها

میں کہتا ہوں ماء اسکر کثیرہ سے مراد مشروبات ہیں اور بعض نے اشربہ کا لفظ بھی ذکر کیا ہے ورنہ لازم آئے گا، ہر جامد کی قلیل مقدار بھی حرام ہو جب اس کا کثیر مسکر ہو جیسے زعفران، عنبر وغیرہ اور میں نے ان کی حرمت کا کوئی قائل نہیں دیکھا، یعنی کل مسکر مین تخصیص کرنا لازم ہے۔

و ایضا لو کان قليل البنج والزعفران حراما عند محمد لزم كونها نجسا لانه قال ما اسكر كثيره فان قليله حرام نجس ولم يقل احد بنجاسة البنج ونحوه؟

نیز اگر بھنگ اور زعفران کا قلیل امام محمد کے نزدیک حرام ہو تو لازم آئے گا وہ نجس بھی ہو کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ جس چیز کا کثیر مسکر ہو اس کا قلیل بھی حرام نجس ہوتا ہے حالانکہ کسی ایک نے بھنگ اور اس کی مثل اشیاء کی نجاست کا قول نہیں کیا۔

و به علم ان المراد الاشربة المائعة وان البنج ونحوه من الجامدات انما يحرم اذا اراد به السكر وهو الكثير منه دون القليل المراد منه التداوي ونحوه

اس سے معلوم ہوا کہ کل مسکر حرام سے مراد مائع مشروبات ہیں اور بھنگ وغیرہ جامدات سے اس

وقت حرام ہوں گے جب مسکر ہوں گے اور مسکر ان کا کثیر ہوتا ہے نہ قلیل کہ جس سے مقصد دواء، وغیرہ کرنا ہوتا ہے۔

مذکورہ بحث نقل کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ بعض علماء یہ نہیں سمجھ سکے کہ کثیر حرام ہو اور قلیل حلال ہو یہ کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ قلیل، کثیر کا حصہ ہوتا ہے جب حرمت اور نجاست کثیر میں داخل ہوگئی تو اس کے ہر جز میں داخل ہوگئی ہے لہذا کثیر کو حرام کہنا اور قلیل کو حلال کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے تو جواباً عرض ہے کہ ہر وہ چیز جس کا عین حرام اور نجس ہو اس کا یہی حل ہوتا ہے کہ اس کا کثیر جب حرام اور نجس ہوتا ہے تو قلیل بھی حرام اور نجس ہوتا ہے جیسے خمر اور بول وغیرہ لیکن جس چیز کا عین حرام نہیں ہوتا تو اس میں کثیر اور قلیل کا حکم مختلف ہوسکتا ہے کیونکہ یہاں حکم کا تعلق کسی چیز کی ذات کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ اسکے اکل و شرب کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً زعفران پاک اور حلال ہے لیکن ان کے کثیر مقدار میں نشہ ہونے کی وجہ سے کثیر حرام ہے اور مقدار قلیل طاہر اور حلال ہے یہ فرق اما محمد کے نزدیک بھی معتبر ہے جامدات میں تو یہ فرق بالاتفاق مسلم ہے لیکن مائعات میں شاید امام محمد صاحب احتیاط کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں جس مائع مشروب کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے لیکن جامدات مسکرہ اشیاء کے قلیل اور کثیر کے حکم میں فرق کی طرح شیخینؒ مائعات مشروبات میں بھی یہی فرق کرتے ہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے۔

دیکھیں دودھ حلال اور طاہر ہے لیکن اونٹنی کے دودھ کے متعلق فرمایا گیا:

زاد القهستاني ان لبن الابل اذا اشتد لم يحل عند محمد خلافا لهما والسكر منه حرام بلا خلاف (درمختار)

یعنی قہستانی نے زیادہ کیا کہ اونٹنی کا دودھ جب سخت ہو جائے امام محمد کے نزدیک وہ حلال نہیں ہے لیکن شیخین کے نزدیک حلال ہے البتہ دودھ کی مقدار مسکر بالاتفاق حرام ہے۔

شاید امام محمد کے نزدیک جب کسی مشروب میں سکر کی بالفعل صلاحیت پیدا ہو جائے تو وہ حرام بھی ہو جاتا ہے اور اس کا عین نجس بھی ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اونٹنی کا دودھ شدت کے بعد قلیل و کثیر نجس ہو جائے گا لیکن شیخین کے نزدیک سکر کی صلاحیت کی وجہ سے کسی چیز کا عین نجس نہیں ہوتا بلکہ اس کا وہ مقدار پینا حرام ہوتا ہے جس سے سکر حاصل ہوتا ہے چونکہ عین نجس نہیں ہوتا اس لئے اس کا قلیل مقدار طاہر ہوتا ہے اس کی مثال جامد مسکر اشیاء ہیں جن میں امام محمد بھی ان کی مسکر مقدار کو حرام کہتے ہیں لیکن ان کے عین کو نجس نہیں کہتے اس لئے ان کے نزدیک بھی جامد مسکر اشیاء کا قلیل

امام محمد بن ادریس شافعی فرماتے ہیں : فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن کا ہے

مقدار طاہر اور حلال ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی کی عبارت ذکر کردہ سے واضح ہو چکا ہے شاید حضور علیہ السلام کی حدیث ''الخمر من ہاتین الشجرتین النخلۃ والعنب ''موجود تھی اس لئے فقہائے کرام سے اکثر نے احتیاطاً نقیع التمر اور نقیع الزبیب اور العصیر میں ان کے عین کے نجس ہونے کا قول کیا۔ اور موجودہ الکحل نہ خمر ہے، نہ نقیع التمر ہے نہ نقیع الزبیب ہے اور نہ العصیر ہے کیونکہ الکحل پر ان میں سے کسی چیز کی تعریف صادق نہیں آتی لہذا الکحل کی کثیر مقدار حرام ہے اور قلیل مقدار طاہر ہے۔ ورنہ نص قرآنی سے تو صرف خمر کے عین کا نجس ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نص نہ ہونے کی وجہ سے فقہاءِ کرام نے کھجور اور انگور کے علاوہ دیگر اشیاء سے اخذ شدہ مشروبات مسکرۃ کے کثیر مقدار کے حرام ہونے کا قول تو کیا لیکن ان مشروبات کے عین کو نجس نہیں کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے جیسے حدیث میں وارد ''السکر من کل شراب'' کا لفظ اس پر دال ہے۔ اور یہی قرین قیاس ہے کہ جامد اشیاء کی طرح ان مشروبات کا عین بھی طاہر ہونا چاہئے کیونکہ ان کے نجس ہونے پر نص نہیں ہے باقی کل مسکر خمر والی حدیث بمعنی کل مسکر حرام ہے اور مسکر سے مراد احناف کے نزدیک کثیر مقدار ہے۔
ھدایۃ میں ہے:

الحدیث الاول کل مسکر خمر غیر ثابت علی ما بیناہ ثم ھو محمول علی القدح الا خیر اذا ھو المسکر حقیقۃً (۱۲۱)

ترجمہ: کہ پہلی حدیث کل مسکر خمر جیسے ہم نے بیان کیا ثابت نہیں ہے، پھر وہ آخری پیالے پر محمول ہے کیونکہ حقیقت میں وہی مسکر ہے۔

اور دیگر حرمت والی احادیث مثلاً'' **فقلیلہ حرام اور اسکر الفرق منہ فمل ء الکف منہ حرام اور ما اسکر**

الجرۃ منہ فالجرئۃ منہ حرام'' کا احناف یہ جواب دیتے ہیں کہ ان احادیث اور حلت پر دلالت کرنے والی احادیث میں بظاہر تعارض ہے لیکن اجماع امت کی وجہ سے ان مشروبات کی حلت پر دلالت کرنے والی احادیث کو ترجیح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احناف کے مخالف علماء بھی نقیع التمر اور نقیع الذبیب اور العصیر اور دیگر مسکر مشروبات کی حرمت کے منکر کو کافر نہیں کہتے اگر یہ مشروبات مسکرۃ خمر ہیں اور ان کا عین نجس ہے تو پھر ان علماء کو خمر کی حرمت کے منکر کو کافر کہنے کی طرح دیگر مشروبات کی حرمت کے منکرین کو بھی کافر کہنا چاہئے بعض حنفی علماء نے ان احادیث کی اس طرح تاویل کی کہ قلیل اور ملئ الکف اور الجرءۃ سے مراد اتنا مقدار قلیل ہے جو مسکر ہو اور یہ بھی

کہا جا سکتا ہے کہ ماسکر اور کل مسکر والی احادیث اپنے عموم پر نہیں ہیں کیونکہ ان کے عموم سے یقیناً اشیاء جامدۃ مسکرۃ خارج ہیں۔ قلیل اور کثیر اور

الفرق اور ملء الکف اور الجرۃ اور الجرعۃ کے حوالہ سے اگر عموم ہوتو جامد اشیاء میں قلیل اور ملء الکف اور الجرعۃ کو طاہر کہنا بھی غلط ہوگا لہٰذا'' فما ہو جوابکم فھو جوابنا '' سے ہم جواب دیں گے اس لئے تسلیم کرنا ہوگا کہ اس بات پر اجماع ہے کہ مذکورۃ احادیث اپنے عموم پر نہیں ہیں اور مخصوص منہ البعض ہیں اور یہ امر مسلم ہے تو پھر ان سے استدلال کرکے ہر قلیل و کثیر مشروب کو حرام کہنا کیسے صحیح ہے وہ مخصص جس سے جامد اشیاء کل مسکر سے خارج ہیں ہوسکتا ہے اسی مخصص سے وہ نبیذ بھی ان احادیث کے عموم سے خارج ہوں جن کو ہمارے احناف حلال کہتے ہیں اور صحابہ کرام تناول فرماتے تھے، یہ بھی ہوسکتا ہے مشروبات میں مطبوخ اور غیر مطبوخ ہونے کا فرق ہو جیسا کہ تمر سے بنائے گئے مشروبات کے حوالہ سے علامہ شامی فرماتے ہیں:

"وقدو رد فی حرمة المتخذ من التمر احادیث وفی حله احادیث فاذا حمل المحرم علی النئی والمحلل علی المطبوخ فقد حصل التوفیق و اند فع التعارض (عینی) والا حادیث الواردة کلهاصحاح ساقها الزیلعی وفق بما ذکر فراجعه. قال الاتقانی (صاحب غایة البیان) وقد اطنب الکر خی فی روية الآثار عن الصحابة والتابعین بالاسانید الصحاح فی تحلیل النبیذ الشدید. والحاصل ان الاکابر من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم واهل بدر کعمر وعلی وعبد الله بن مسعود وابی مسعودرضی الله عنهم کانو ا یحلونه وکذا الشعبی وابراهیم النخعی وروی ان الامام قال لبعض تلامذته ان من احدی شرائط السنةوالجماعة ان لا یحرم نبیذ الجر وفی المعراج قال ابو حنیفة لو اعطیت الدنیا بحزا فیرها لا افتی بحرمتها لان فیه تفسیق الصحابة ولو اعطیت الدنیا لشربها لا اشربها لانه لاضرور ةفیه وهذاغایة تقواه ومن اراد الزیادة علی ذالک والتوفیق بین الادلة فعلیه بغایة البیان ومعراج الدرایة (رد المختار ۳۳/۱۰ امکتبة دار الباز مکة المکرمه)

ترجمہ: کھجور تیار کئے گئے مشروبات کی حرمت میں احادیث وارد ہیں اور اس کی حلت میں بھی احادیث وارد ہیں پس جب احادیث محرمۃ کچے شیرہ پر محمول کی جائیں اور احادیث محللۃ پختہ شیرہ پر

محمول کی جائیں تو دونوں قسم کی احادیث میں توفیق حاصل ہو جائیگی اور تعارض دور ہو جائیگا۔ تمام احادیث اس باب میں وارد ہونے والی صحیح ہیں (زیلعی نے انکو ذکر کیا ہے اور ذکر کردہ حکم سے توفیق بیان کی ہے زیلعی کی طرف مراجعت فرمائیں)

اتقانی نے فرمایا اور بے شک کرخی نے نبیذ شدید کی تحلیل میں صحیح اسانید کے ساتھ صحابہ کرام اور تابعین سے آثار نقل کرنے میں اطناب کیا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ بے شک رسول ﷺ کے اکابر صحابہ اور اہل بدر مثلاً عمر اور علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابو مسعودؓ اس (نبیذ) کو حلال کہتے تھے اسی طرح امام شعبی اور ابراہیم نخعی اسے حلال کہتے تھے اور ایک روایت ہے کہ امام اعظم نے اپنے بعض تلامذہ سے فرمایا اہلسنت وجماعت کی علامتوں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ گھڑے کے نبیذ کو حرام نہ کہا جائے۔ اور معراج میں ہے سیدنا ابو حنیفہ نے فرمایا اگر مجھے ساری دنیا عطا کر دی جائے تو میں اس نبیذ کی حرمت کا فتویٰ نہیں دوں گا اس لئے کہ اس میں صحابہ کرام کی طرف فسق کی نسبت کرنا لازم آئے گا اور اگر ساری دنیا مجھے دے دی جائے کہ آپ یہ نبیذ پی لیں تو میں نہیں پیوں گا کیونکہ مجھے س کی ضرورت نہیں ہے یہ ان کا انتہائی تقویٰ ہے۔

جو شخص اس سے زائد تفصیل چاہتا ہے اور ادلۃ کے مابین توفیق معلوم کرنا چاہتا اس کو غایۃ البیان اور معراج الدرایۃ کا مطالعہ لازم ہے۔ ردالمحتار (شامی) (۱۰/۳۳ دارالباز مکۃ المکرمۃ)

مذکورہ طویل بحث سے معلوم ہوا کہ (۱) یہ کہنا کہ مذکورہ اختلاف ان مشروبات میں ہے جو حد اسکار کو نہیں پہنچے ہوتے لغو اور باطل ہے کیونکہ ایسے مشروبات بالاتفاق حلال اور طاہر ہیں جن میں سکر کی صلاحیت ہی نہیں ان کا قلیل بھی حلال ہے اور کثیر بھی حلال ہے وہ مشروبات کھجور اور انگور سے تیار شدہ ہوں یا غیر سے۔ (۲) اور یہ کہنا کہ مذکورہ اختلاف خمر میں ہے یہ بھی باطل ہے کیونکہ بالاتفاق خمر حرام ہے اس کا قلیل اور کثیر نجس اور حرام ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے اس کے قلیل اور کثیر پر حد ہے (۳) اور وہ مشروبات جن کا کثیر مسکر ہے اور قلیل مسکر نہیں ہے لیکن وہ مشروبات انگوروں یا کھجوروں سے تیار کیے گئے ہیں ان مشروبات میں اکثر حنفی فقہاء کرام کا قول یہ ہے کہ ان کا قلیل اور کثیر حرام اور نجس ہے لیکن بعض فقہاء کرام اور اکثر اہل تفسیر اور اہل حدیث ائمہ کے نزدیک ان مشروبات کا قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے (۴) اور وہ مشروبات جن کا کثیر مسکر ہے لیکن انگوروں اور کھجوروں کے علاوہ دیگر اشیاء سے تیار کئے گئے ہیں مثلاً جو، جوار اور گندم اور شہد اور شکر قندی وغیرہ

سے ان میں احناف سے سیدنا امام محمد اور ان کے بعض متبعین کا قول یہ ہے کہ ان مشروبات کا قلیل اور کثیر حرام اور نجس ہے۔ لیکن شیخین اور جمہور احناف کا قول یہ ہے کہ ان مشروبات کا مسکر مقدار حرام ہے قلیل مقدار حلال اور طاہر ہے ان مشروبات کا عین نجس نہیں لہٰذا کم مقدار استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ان سے کپڑے ملوث ہو جائیں تو ناپاک نہیں ہوتے۔ اس تحقیق کے بعد زیر بحث مسئلہ الکوحل میں حکم لگانا آسان ہو گیا کہ اگر آپ حنفی ہیں تو دیکھ لیں آپ کونسے الکوحل کے متعلق حکم لگانا چاہتے ہیں ہمارے علم کے مطابق مارکیٹ میں موجود پرفیوم اور باڈی اسپرے اور بیرونی استعمال کے لئے مائع اور غیر مائع اشیاء میں اس الکوحل کی قلیل مقدار آمیزش ہوتی ہے جو سستا ہوتا ہے کیونکہ مقصد مخلوط اشیاء کو تغیر سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے اور یہ مقصد ہلکے اور سستے الکوحل سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ سستا الکوحل انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر اشیاء سے تیار کیا ہوا ہوتا ہے لہٰذا اس کی قلیل مقدار کی آمیزش سے پرفیوم وغیرہ اور ادویہ حرام اور نجس نہیں ہوں گی۔ بالفرض اگر کسی مشروب یا غیر مشروب میں انگور اور کھجور سے تیار کردہ الکوحل مخلوط ہو تو وہ حرام ہوگا لیکن وہ بھی بعض فقہاء اور اہل تفسیر کے نزدیک ناپاک نہیں ہوگا۔ یہ بھی آپ کے مزاج کی شدۃ کم کرنے کے لئے معلوم ہو کہ کوئی بھی الکحل جو آجکل تیار ہو رہا ہے کسی بھی امام کے نزدیک خمر نہیں ہے جسکی حرمت کا منکر کافر ہو جائے کیونکہ آجکل انگوروں سے تیار ہونے والا قیمتی الکحل بھی آگ کی بھٹیوں سے گذر کر تیار ہوتا ہے لہٰذا حکم لگانے میں احتیاط ضروری ہے اس لئے علامہ ابوبکر جصاص فرماتے ہیں کہ:

ویدل علی ان الخمر هو ما ذکرنا وان ما عداها لیس بخمر علی الحقیقة اتفاق المسلمین علی تکفیر مستحل الخمر فی غیر حال الضرورة واتفاقهم علی ان مستحل ماسواها من هذه الاشربة غیر مستحق لسمة الکفر فلو کانت خمر الکان مستحلها کافرا خارجا عن الملة کمستحل النئی المشتد من عصیر العنب وفی ذالک دلیل علی ان اسم الخمر فی الحقیقة انما یتناول ما وصفنا(احکام القرآن ۲۴۲)

ترجمہ: خمر وہ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا یعنی انگوروں کا کچہ شیرہ اور اس کا ماسواء حقیقۃ خمر نہیں ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ خمر کا مستحل بغیر حالۃ ضرورۃ کے کافر ہوتا ہے اور جملہ مسلمانوں کا اتفاق کہ اس خمر کے ماسواء کا مستحل کافر نہیں ہوتا اس پر دلالت کرتا ہے کہ خمر صرف انگوروں کا کچہ شیرہ ہی ہے اگر خمر کے ماسوا مشروبات بھی خمر ہوتے تو ان کا مستحل بھی کافر ہوتا اور ملت سے خارج ہوتا جس طرح انگوروں کے کچہ شیرۃ شدیدۃ (مسکرۃ) کا مستحل کافر ہوتا ہے اس میں اس بات کی دلیل

ہے کہ خمر کا نام حقیقۃ میں ان کو شامل ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔
پھر فرماتے ہیں:

وزعم بعض من ليس منه من الورع الاتشدد ه في تحريم النبيذ دون التورع عن اموال الا يتام واكل السحت ان كتاب الله عزو جل والاحاديث الصحاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وماجاء في الحديث من تفسير الخمر ماهي واللغة المشهورة والنظر وما يعرفه ذووالالباب بعقولهم يدل على ان كل شي اسكر فهو خمر

خلاصہ: بعض وہ علماء جو صرف تحریم نبیذ کے حوالہ سے تشدد کرتے ہیں اور ان میں حرام کھانے اور یتیموں کے مال کھانے میں تورع نہیں ہے وہ کہتے ہیں کتاب اللہ عز وجل اور رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث صحیحہ اور احادیث میں خمر کی جو تفسیر کی گئی ہے کہ خمر کیا ہے اور مشہور لغت اور نظر وفکر اور عقلمندوں کی معرفت دلالت کرتی ہے کہ ہر وہ چیز جو مسکر ہے وہ خمر ہے یعنی ان کا لوگوں تورع جعلی غیر حقیقی ہے۔

مذکورہ عبارت کے بعد علامہ جصاص نے ہر مسکر چیز کو خمر کہنے والوں کا تفصیل سے رد فرمایا ہے اور بات وہی ہے کہ اگر تمام مسکر مشروبات اور جامد مسکرۃ اشیاء خمر ہین تو پھر ان کے مستحل کو غیر احناف کافر کیوں نہیں کہتے اور ان کے شاربین کو فاسق کیوں نہیں کہتے۔ العیاذ باللہ۔ اس فتویٰ کی زد میں تو صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین بھی آجائیں گے۔ تو مذکورہ اجمع ہمارے احناف کے مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے۔ حضور والا! آپ نے فرمایا تھا" امید ہے کہ آپ حلال اور حرام، طاہر اور نجس کا تحفظ فرمائیں گے۔ حرام کو حلال، نجس کو طاہر قرار دینے کے عمل کو روکیں گے اور فقہ اسلامی کے آئندہ شمارہ میں فقہاء کے مسلک کی پاسداری میں فتویٰ جاری فرمائیں گے۔"

کم علمی اور آپ کے شاگردوں میں شامل ہونے کے اعتراف کے بعد مجھے کتب فقہ اور تفاسیر اور احادیث اور شروح اور متون میں جو کچھ سمجھ میں آیا میں نے تحریر کردیا ہے صدیوں پہلے اختلاف ائمہ کو ہر کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔ جو کچھ سمجھا لکھ دیا۔ آپ کی دعا کی ضرورت ہے، آپ نے کرم فرمایا کہ مذکورہ مسئلہ کی طرف توجہ دلائی۔

نوٹ: یہ تاثر درست نہیں کہ پوسٹ بکس پر رجسٹر ڈ ڈاک یا منی آرڈرز نہیں پہنچتے پوسٹ بکس پر تمام ڈاک اور منی آرڈر ہمیں بآسانی مل رہے ہیں۔ (مجلس ادارت)